PK 2198 H23M3
Habib, Muhammad Amir Hasan Khan
Matale'-i Sihr

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

LIBRARY
APR 28 1970
UNIVERSITY OF TORONTO

Ḥabīb, Muḥammad Amīr Ḥasan Khān

Maṭāle'-i Siḥr

PK
2198
H23M3

بعون صناع بیچون و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

درین زمان میمنت و برکت اقتران و آوان مسرت و بهجت توامان

مطلع السحر

بتصحیح عالیجناب اُستاذی میر تجمل حسین صاحب قبله مدظله العالے

به حُسنِ سعی کارکنان مطبع باهتمامِ عاصیٔ معاصی محمد عزیز طبع شد ۱۳۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الالف

مدحت نگار ہوں میں خدا و رسولؐ کا — خلعت ہے حرف حرف کو حسن قبول کا

اختیار اللہ کو ہے بندۂ مجبور کا — سر جھکا دیگا وہ ہر اک سرکش و مغرور کا

میں خدا سے کس لیے چندیکے دولت مانگتا — پای مردی مانگتا یا دست ہمت مانگتا

خانۂ دولت رہے آباد شاہنشاہ کا — یہ دعا دینے کو آیا ہے فقیر اللہ کا

تقاضا ہی یہی پیری میں بادِ صبحگاہی کا — سحر ہی سحر یہ ہنگام ہے یادِ الٰہی کا

کام اس زبان کا شکر کرے کارساز کا — سجدہ شعار میری جبین نیاز کا

خدا کے گھر کو چلا استشارہ کیا کرتا — یہ کار خیر تھا میں استخارہ کیا کرتا

مدد کرنیکو تیرے خسرو دنیا و دین آیا
قوی دل سحر ہو جا مقصد حبل المتین آیا

پانون اُٹھ جائیگا سب غاصبونکی لشکر کا
جبکہ نعرہ ہوا اس سمت سے یا حیدر کا

علیکے نام نامی مین اثر ہے اسم اعظم کا
عقیدہ یہ رہا ہر عصر مین آدم سے دم کا

رتبۂ عمار رض کا یا منصب قنبر رض ملتا
کچھ صلا اور بھی یا حیدر صفدر ملتا

اکسیر سے نہ صاحبِ تاثیر سے ہوا
جو کام خاک روضۂ شبیر سے ہوا

مین کب ترے رکاب سے منزل مین رہگیا
بنکر غبار پردۂ محمل مین رہ گیا

شیعۂ خالص علی مرتضیٰ کا ہو گیا
بندگی شاہ سے بندہ خدا کا ہو گیا

ای سحر ہی علی سی عالم مین کام تیرا
سر دفتر ائمہ ع اسے علی امام تیرا

راز وثن جو اوسکے دہن سے نکلگیا
واعظ اسی پہ دین وثن سی نکلگیا

قصر دلدار کو جنت کے برابر سمجھا
چار دیوار کو مین سدِ سکندر سمجھا

قدِ یار کا کوئے مضمون نہ نکلا
کبھی ایک مصرع بھی موزون نہ نکلا

وصف لکھا ہی جو گیسوی بت بے پیر کا
سلسلہ ہے نظم کا یا سلسلہ زنجیر کا

رنج سہتے سہتے دل کا ولولہ جاتا رہا
دوست کیسے دشمنون کا بھی گلہ جاتا رہا

بہار دیکھے ناشاد کو سبھے شاد کیا
گلون نے بلبل شیدا سے اتحاد کیا

نہ کچھ سوال ہوا اور نہ کچھ جواب ہوا
ادھر سکوت ہوا اوسطرف حجاب ہوا

کفش نو لایا جو وہ چالاک و پرفن زیر پا
عاشقونمین غل ہوا آگیا رد دشمن زیر پا

نہین معلوم نہ کیون یار کا غصا اُترا
آتین چڑھ جو گئی غیر کا چہرا اُترا

اب سوا خاک کے ہے کوے خرابات مین کیا
کیفیت اور کہون قبلۂ حاجات مین کیا

وصل دشوار جو آسان نہوا تہا سو ہوا
ہمسے یہ کار نمایان نہوا تہا سو ہوا

ملا وقفہ نہ تدبیر ثبوت بیگناہی کا
نگاہ یار ادہر پہرنا ادہر آنا تباہی کا

گو بڑا دور رہا گنبد زنگاری کا
رنگ بدلا نہ مگر میری سیہ کاری کا

نوح کا طوفان نمونہ ہے ترے سیلاب کا
بس مری تردامنی اب ہی محل آداب کا

چاہیے گوش زد حضرت سلطان ہونا
ہند مین جرم ہی بندونکا مسلمان ہونا

ہاتھ میر اطرف دامن قاتل دوڑا
پای کو بان سر غلطیدۂ بسمل دوڑا

یاد آتے ہین ہزارون گل خندان کیا کیا
داغ دیتی ہی مجہے فصل بہاران کیا کیا

دہیان رکہتے عشق کے آغاز مین انجام کا
سحر کیا ہوگا نتیجہ اس خیال خام کا

قیس مجنونکو نہ تو سیکڑون منزل دوڑا
اپنے ناقہ کو نہ اے لیلیِ محمل دوڑا

دلکو اقرار ہی ایمان سی زیبائی کا
کفر انکار ہی خالق تری یکتائی کا

نالہ ہای دل بیدار نے سونے نہ دیا
بلبل تازہ گرفتار نے سونے نہ دیا

لہو کی بو ہے ایسی کوچۂ سفاک سے پیدا
ہوای گرم جیسے دشت وحشت ناک سے پیدا

سحر الفت نے دکھایا ہی وہ اعجاز اپنا
کہ چھپا ہی نہین چھپنے کا کوئی راز اپنا

یہ بڑہا آزار تیرے صاحب آزار کا
خوف ہی ہمسایہ کو گرتی ہوئی دیوار کا

تیری سودائی نے کارِ دست بستہ کر دیا
سر یہ ٹکرایا کہ دیوار زمین بستہ کر دیا

جمیل ہو کے انہین برگزیدہ ہونا تہا
بتونکی حسن کو یون شوخ دیدہ ہونا تہا

بتونسے داد خدا پر حوالہ کیا کرتا
بتونکے ظلم کا مملو پیالہ کیا کرتا

ثواب حج کا سمجھکر گیا تہا پھر آیا
کسیکے گھر کا لکھا کر قبالہ کیا کرتا

مین ادا فہم مزاج بت پر فن سمجھا
دشمن اپنا ہی اگر دوست کو دشمن سمجھا

دن بانو نیہ ہی خاموش چمن مین سوسن
یا وہ گوئی سبب خندہ گلشن سمجھا

قلب سوزانکو چراغ سرِ گلخن سمجھا
سینہ گرم کو مین کورہ آہن سمجھا

منتخب حسن مین گلزار سخن ہی کسکا
لب ہی گلبرگ تو غنچہ سا دہن ہی کسکا

خلعتِ غیر کو وہ دیکھ کے فرماتے ہین
سحر تبلاؤ یہ کشتی مین کفن ہی کسکا

اس توجہ کا بھی تیرے سر یہ احسان رہگیا
سبکو پیراہن ملے مین ایک عریان رہگیا

اپنی پامردی سے دشمن کا رہا سر کوب تو
معرکو نمین سحر تیرے ہاتھ میدان رہگیا

بہار آئے نصیب جاگا نہال نسرین و نسترن کا

گلونسے غنچونسے برگ و بر سے سنگار دونا ہوا چمن کا

فرقت جو ساتھیو نسی ہوئی دم اُکھڑ گیا
مین قافلہ سے چھوٹ کے آفت مین پڑ گیا

رنگ لائی ہی صفاے رخ تابان کیا کیا
دیکھنے والونکو پیدا ہوئے ارمان کیا کیا

ذوالفقار آئی ہی گردونسی علیؑ کے خاطر
نیمچہ بھی تو نہ کوئی پئے اصحاب اُترا

گلونکی بے ثباتی کا ہی تجھکو باغبان کھٹکا
ہماری قلب مین خار فراق جان جان کھٹکا

فرقت مین اوسکی دشمن خانہ نشین جلا
گھی کا چراغ کونسی گھر مین نہین جلا

اداسی قتل کیا موت کا بہانہ ہوا
مجھے سُلا کے جفا جو ادہر روانہ ہوا

قد موزونکا تمہارے نہ چلن دکھلایا
باغبان نے مجھے گو سرو چمن دکھلایا

تا بہ آہن ہمارا سینہ غمگین ہوا
دل جو اوسکی بیچ مین تھا آتش بر زین ہوا

گالیان دین کبھی سدا رنج و محن مجکو دیا
ایک بوسہ نہ کبھی مشفق من مجکو دیا

رہے عالم مین یارب منبر و محراب کا جوڑا
مسلمانونکو ہی یہ گوہر نایاب کا جوڑا

شام کو یار نہ تو باندھ کے جوڑا دکھلا
آنکھین کھلکے مجھے صبح کو اپنا دکھلا

اپنی نظر سے اب تو نہ ای جان جان گرا
یہ حال ہی یہان سے جو اوٹھا وہان گرا

ہم جہانتک جانتے ہین باخدا بیچارہ تھا
سحر کو اب کہتے ہین وہ ایک ہی آوارہ تھا

اپنی چوکھٹ پر سے تو مجکو نہ ای دلبر اوٹھا
دل مرا بیٹھا اگر دروازسے بستر اوٹھا

یارنے مرکے اُدہر قت سفر دیکھ لیا
ہمنے بھی آج محبت کا اثر دیکھ لیا

شاد کتنے دل کئے آج کس ارشاد کا
تہنیت این شہ ... سعد بیمار کیا دکھ کا

ہون بے ثباتی نام ہوئیت کی غلامی کا
ہر سعد ان انسان کی نقطِ دوائی کا

شاہد مقصود دل رد و ز خفا ہو جائیگا
سحر جس دن وہ بت کافر خفا ہو جائیگا

حسن سیرت نے کئے مرد ادادان پیدا
اب تو ہونے لگے اس عہد مین انسان پیدا

روز کا آنا ادہر شام و سحر جاتا رہا
جذبۂ شوق و تمنا کا اثر جاتا رہا

بہکتے ہین قدم میخانے والونکا چلن بگڑا
یہ کیسی گردش ساغر کہ رنگ انجمن بگڑا

تھی نیش زنی عادت مطلوب یہ مطلب تھا
یہ دشمن جان میرا عقرب تھا کہ اقرب تھا

شب فرقت کے ظلمت کا نہین دلکو ڈر دہر کا
ضیا ہے حسن جانان سے ہوا ہے نور کا تڑکا

مین منتظر ہون یار سے جس کے جواب کا
طومار شوق تھا دل پر اضطراب کا

حشر کے دن مرے انصاف کا سامان ہوگا
ہاتھ ہوگا مرا اور اُنکا گریبان ہوگا

جلد بیداد پہ بیداد کا سامان ہوگا
سحر وہ زود پشیمان نہ پشیمان ہوگا

طالب ہون ایک عمر سے تیرے وصال کا
انکار ہو جواب نہ میرے سوال کا

دیکہنا جیسے وہ کشتۂ تیغ ستم ہوا
تجہسا بہی اودہر مین سفاک کم ہوا

تیغ نگہ کا مجھ پہ نہ جوہر عیان ہوا
سفاک ایک دن نہ مرا امتحان ہوا

سحر اوس عیار سے سو بار دہوکا کہائیگا
مان لے میرا کہا ورنہ بہت پچہتائیگا

گر آہ کا اثر بھی تمکو خبر نہ کرتا
نالہ تمہارے دلکو زیر و زبر نکرتا

مرگئے پر بھی خیال رخ تابان نہ گیا
حور جنت کیطرف دیدۂ حیران نہ گیا

بوسۂ رخ بجھے معاف ہوا
وہ مکدر تھا آج صاف ہوا

اس ہی بھی سحر عشق مین ہمنی فزون کیا
آتش جگر کو دل کی مصیبت نے خون کیا

نشتر مژگین چشم سے تمنے جو ادھر دیکھ لیا
سینہ مین قلب کو یہان زیر و زبر دیکھ لیا

رعب تھا کس درجہ غالب آہ جلاد کا
آتے آتے لب تلک دم بند تھا فریاد کا

تخشم بعد مردن تہا یہ شاہان گرامی کا
تامی کی نشانی شامیانہ تہا تامی کا

سحر پہ جس دن ذرا لطف خدا ہوجائیگا
مہربان وہ عیسیِٔ معجز نما ہوجائے گا

یہ تہیدستان قسمت کو بچا لیجائے گا
ساتھ کیا لایا تہا وانسے ساتھ کیا لیجائیگا

آزمالیجئے دل آپ ہمارا اپنا
دیکھئے آئینہ مین آج نظارا اپنا

دستگیری جو ہوئی کچھ تو سنبھل جاؤن گا
پانون گر آپکا بہکا تو پھسل جاؤنگا

فنا ہو دار فانی مال دنیا رائگان ہوگا
بچا گر دوستون سے کچھ نصیب دشمنان ہوگا

مستعد ظلم پہ ہے ترک جفا کار جدا
ہین قدمونسے بندھے تازہ گرفتار جدا

تجھ پہ جبسے دل مرا اور شمع رو پروانہ تھا
آشنای رخ نہ جب یہ سبزۂ بیگانہ تھا

اوس کمر پر نہ ملا وقت مجھے قابو کا
بندھ سکا مجھ سے نہ مضمون کسی پہلو کا

کہنا ہی یہ منارہ روی ابدار یار کا
ہی کیا کٹ زبان تیغ جوہر ذوالفقار کا

اتنا بڑھ بڑھ کے پیلی گنبد دوار پر کیا کیا
ہوا اباران رحمت خانہ خمار پر کیا کیا

دیکھا ہوا آنکھون کا یہ ہی نور ہمارا
جو بام ترا ہے وہ رہا طور ہمارا

مشابہ کہ ہا گیا سرو چمن کو قد موزون کا
توارد کہتے ہین اسکو یہ لڑ جاناہی مضمون کا

نصیحت کر کے شرمایا تو ہوتا
کیسنے مجکو سمجھایا تو ہوتا

جسطرف تیرا گذر ای راہزن ہو جائیگا
دیس کیا پردیس سے بدتر وطن ہو جائیگا

دست گستاخ نے منہ بخت رسا کا دیکھا
وا نہ عقدہ جو کسی بند قبا کا دیکھا

فرمان ہی کس خسرو با نام و نشان کا
لکھا ہی لفافہ پہ پتہ میری مکان کا

باعث عزت مجھے میرا توکل ہو گیا
مین قناعت پیشگی سی جمع کل ہو گیا

عہد پیری ہی قریب آئے نہ ای غافل قضا
صبح ہوتی ہی نماز شب نکر جاہل قضا

اختر نے کچھ نہ گنبد دوار نے کیا
جو کچھ کیا حضور نے سرکار نے کیا

ہوتا نہ درمیان جو قدم عار و ننگ کا
کب کا یہ سر حریف تھا اس کے در سنگ کا

نہ ایسا صاعقہ موسیٰ نے اپنی عمر بھر دیکھا
غش آ جائیگا پھر مجکو جو تمنے پھر ادہر دیکھا

جو کوئی چلگیا ہمپر کسیے غماز کا
طور ہی بدلا ہوا محبوب خوش انداز کا

مزاج یار ملون مین ہمیشہ ہوا
نگاہ پھرتی ہی ہین چہرے جلال ہوا

ارمانِ شہادت نے عنواں سے نکالا / مرجانے پہ سر اور گریباں سے نکالا

چین تجھ بن مجکو عنقا کے برابر ہوگیا / اضطراب دل سے تسکین لوٹن کبوتر ہوگیا

ضبط کو اس درجہ پاس خاطر محزون ہوا / اُٹھ نہ آئی لب تلک سینہ مین دلکا خون ہوا

جل گیا آدم پہ فقرہ سانپ کا طاؤس کا / باعث تخریب سلطان دخل ہے جاسوس کا

دیکھا دیکھی کبھی کھلا ہو نہین چلن ہوجائیگا / کج کرو جیسکا تو پورا بانکپن ہوجائیگا

محرم راز سے انداز ادا کا دیکھا / کھولتے بند او نہین اپنی قبا کا دیکھا

لیلیٔ شب مٹ گئے جب پیکر مرہم ہوا / کمسنی کے بعد عہد دولت بیگم ہوا

کیون نہ مژگان پہ گمان ہو ناوک نشتر کا / گھاؤ تو دیکھی کوئی اس غمزۂ خونریز کا

حور جنت کیطرح پاک ہے دامان تیرا / ضبط ایسا ہی صباحت مین گریبان تیرا

وہ جو سینہ سے مرے سینہ ملا کر رہگیا / حرف مطلب قلب سے ہونٹھوں تک آکر رہگیا

زمین خاک ہوتی ہوا آسمان تھا / مگر صلح کل کا قدم درمیان تھا

رہگیا قیس حزین کے سر پہ احسان مرگ کا / خیمۂ لیلی بنا مرقد بیابان مرگ کا

پشت دوتای پیر فلک نے بتا دیا / افکار نے میان کے کمر کو جھکا دیا

مہمان اپنا جو وہ ترک ستمگر ہوتا / پیشکش کرتے جو کچھ ہمکو میسر ہوتا

جو دلکو خوف نہ دم بھر عتاب سے ہوتا / ہمین حجاب ہی اونکی حجاب سے ہوتا

بنت مین تو ابھرا ہی نہ ختان ہوتا
سنہری رنگ سی ترشی ہوئی زعفران ہوتا

بے تکلف مین گنہ ناکردہ رسوا ہوگیا
مانگنا بوسہ کا بھی اونکو لقاضا ہوگیا

سودا کسی شکستہ دلونکی خرید کا
گاہک ہو کون دیکھیئے مال مزید کا

بلبل کو فصل گل مین ہمدرد نبردیا پایا
ہمدرد اپنا ہمنے یہ اہل درد پایا

سوال وصل کیا جب اونہون نے ٹال دیا
خوشی خدا کی صنم نے مجھے ملال دیا

فسانہ دل عاشق جو مہربان سنتا
تو خوابمین بھی نہ مجنون کے داستان سنتا

ہماری جان کا دشمن وہ دلستان نکلا
ہماری حال پہ کوئی نہ مہربان نکلا

باغ بہشت خانہ صیاد ہوگیا
قید قفس کو جھیل کے آزاد ہوگیا

مجھ پہ یہ احسان ورباز وسفاک تھا
زخم دامن دار سے پردہ جگر کا چاک تھا

ہے دلمین ذوق وردوصر یہان تلک بھرا
تیزاب اپنی زخمونمین جای نمک بھرا

سحر سے آوارہ تر جن وبشر کوئی نہ تھا
وہ سراپا عیب تھا جسمین ہنر کوئی نہ تھا

رگ رگ مین سے حرجوش ہے شوریدہ سر کا
محتاج ہون فصاد سے تکین جا پہ گری کا

اس چال سے کب حشر کا عالم نہین ہوتا
کس روز جہان درہم وبرہم نہین ہوتا

مدعی پھر ہوا قدامت کا
سامنا پھر ہوا ندامت کا

کسدرجہ ہوشیار ہے عاشق حضور کا
خود رفتگی سے کام لیا ہے شعور کا

بیہودت سی لگا کر دل مین بسمل ہوگیا
جب قاتل مجکو اوسکی آنکھ کا تِل ہوگیا

لکہا ہی وصف سراپا جو روی جانان کا
بہار دار ہی مضمون ہی جو گلستان کا

سر کے بل مین طرف کوچۂ قاتل جاتا
عید قربان تھی جو خنجر بھی گلے مل جاتا

حیلہ مین زبان سے سحر و شام کیے جا
مین پانون دباتا ہون بس آرام کیے جا

سحر ہوئی سر بالین پہ سر کو دی پٹکا
ہوئی جو شام تو جویا ہوا چھپر کہٹ کا

ہون وہ افسر گروہ بسمل کا
دم بھرا جسنے تیغ قاتل کا

بادشاہ ہونگا حشم فضل خدا سے پیدا
اوج و اقبال مرا بال ہما سے پیدا

رنگ مضمون دیکہو اوسکی شوخی تحریر کا
صفحۂ قرطاس پیکر بنگیا تصویر کا

دل اپنا جانب غارتگر بالا بلند آیا
پسند اپنی ہی عالم مین ہمین یہی پسند آیا

زاہد کا زہد بس لیے نام و نمود تہا
عالم فریب اسکا قیام و قعود تہا

عابد تہا مین کہ عاصی ترک سجود تہا
ہر رنگ مین ستم کش رنج حسود تہا

ماسوی اللہ یہ ہوا معدوم گویا جل گیا
آشیان کا ذکر کیا جب بال عنقا جل گیا

جوش سودا مین جدہر بے سر و سامان نکلا
جہولیون سنگ لیے لشکر طفلان نکلا

خانہ خراب زہد بت حیلہ ساز کا
کہتا ہے وقت جاتا ہی میری نماز کا

غمزہ نشان شوخی مژگان یار تہا
جہکی پلک کہ تیر مرے دل کے پار تہا

ناخوشی ہے اگر خفا نہوا
اس بُرائی مین کبھی بھلا نہوا

کہلاتون آرا سے حال دنیا کا
مزاج یار ہے یا جزر و مد ہے دریا کا

کوئی دنیا مین حسین آپسا پیدا نہوا
کہتے ہین حضرت یوسف کوئی ایسا نہ ہوا

وہان برائی سے وہ برا نہ ہوا
یہان بھلائی مین بھی بھلا نہ ہوا

دم ہے ہونٹھون پہ تیرے شیدا کا
قافیہ تنگ ہے اطبّا کا

خط رخسار کو ہمنے خط باطل باندھا
امر دشوار یہ ہی سہل کو مشکل باندھا

ہون وہ تائب کہ مرے پر بھی پشیمان ہوتا
قطرۂ خون بھی مرا سر بگریبان ہوتا

ادھر دیکھ لیتے بھولکر اکدن تو کیا ہوتا
ہمین بھی یاد رہتا آپکا بھی تذکرا ہوتا

پیارے پسر یہ حکم ہے گھر کے چراغ کا
پھاہا دیا خدا نے کلیجہ کے داغ کا

جلوۂ حسن کو اک شمع شبستان سمجھا
خانۂ قلب کو یوسف کا مین زندان سمجھا

ہجر مین موسم فریاد آیا
نالۂ دل کو فلک یاد آیا

عشق رخ عشق خم زلف گرہگیر بھی تھا
دل کہلے بند بھی تھا بستۂ زنجیر بھی تھا

مین زمین کن نام ہون مردگان کا
چراغ لحد ہون دل افسردگان کا

دل جلکے مرا راکھ کا ہمسر نہوا تھا
یون لاکھ کا گھر خاک برابر نہوا تھا

بعد میرے یہ خیال عاشق مایوس تھا
تھی حنابندی کہ ملتا وہ کف افسوس تھا

وہ رہرو ونکی ٹہوکر ونمین چورچور تھا — نخوت سے جو بلند سر پر غرور تھا

بیدل ہوا اس سبب سے کہ وہ دل نہین رہا — اگلی سی امتحان کے قابل نہین رہا

آشنا کے فیض صحبت سے ہون اتنا آشنا — قطرۂ ناچیز ہون ایسا کہ دریا آشنا

وہ نہ روے تو گذر ابر کا ہو جائیگا — رحم دل کوی نہ کوی مجھے رو جائیگا

افشان تہا دل کے خون سے دامن جو آہ کا — سینہ پر اشتباہ رہا قتلگاہ کا

شرم آتی ہے ہمین شرمائین کیا — رحمت لا انتہا تبلائین کیا

جنون مین بھی رہا قدغن ہمیشہ میگساری کا — گمان ہے ہیری ازخود رفتگی پر ہوشیاری کا

نہ خفا ہونے کے بات تو نہ خفا ہو جانا — یہ توجب ہو کہ تمہارا سا مرا ہو جانا

شعر اپنا ہے جگر بند اپنا — ہر طرح خوب ہے فرزند اپنا

دوستون نے ادہر گذر نہ کیا — ہمنے دشمن سے بھی حذر نہ کیا

زندگی تیر کے محبت مین — مر گئے پر اوسے خبر نہ کیا

بشر ہی کہ سب کچھ ہی پھر کچھ نہین ہے — کہ مختار ہوکر بھے مجبور نکلا

وہ ہوا خواہ چمن سحر ہی اس گلشن مین — کہ کبھی مائل سیر گل و بلبل نہوا

نہ اس باغ سے مال و زر لے گیا — مین اوس گل سے داغ جگر لیگیا

تمہارا اگر طور بے طور ہوگا — ہمارا بھے برتاو کچھ اور ہوگا

کس بیوفا کو پیار کیا ہمنے کیا کیا
جھوٹے کا اعتبار کیا ہمنے کیا کیا

تمہاری دلمین ہر سمت سے غبار آیا
کہے سُنے پہ رقیبونکے اعتبار آیا

غرورِ حسن پر طرہ ہوا عالم جوانی کا
مری عرضی پہ طغرا لکھدیا ہے لن ترانی کا

جلوہ فرما جب سوار پشت دلدل ہوگیا
نور سرمدی چراغ عقل کل گل ہوگیا

کیا عجب فرعون کا گر غرق دریا ہوگیا
جب ید بیضا ہتھیلی کا پھپھولا ہوگیا

دب دبکے پتھروں نے نمود شرار کیا
اس جبر پر چھپا تو ہرا اختیار کیا

مشہور شہر شہر وہ خود کام ہوگیا
نام آور و نمین بیٹھکے بدنام ہوگیا

روز مجکو خوف رہتا تھا جو اوس سرہنگ کا
وصف گیسو مین نہ باندھا قافیہ شبرنگ کا

دیکھتا ترک فلک تمسے مہربان دیکھا
تمہاری ہجر کا نہ بانکا کوئی جوان دیکھا

یہ حکم رہا اونکا کہ فریاد نہ کرنا
بھولے سے کبھی شکوہ بیداد نہ کرنا

کہیں ارمان جو ہو وصل کی صورت پیدا
بھیڑ ہوجای اگر کیجیے خلوت پیدا

کس شب سر گیسوی معنبر نہین ہوتا
کس روز خیال رخ دلبر نہین ہوتا

خاتم تھے رسالت کے زمانہ مین محمد
یہ وجہ ہے جو اور پیمبر نہین ہوتا

اونکے سگ در بانکو موافق نہین کرتے
ای سحر توسل بھی ہمین کر نہین آتا

ہماری حالت دل سنکے بھی ملال دیا
جو آئی اونکو ہنسی مسکرا کے ٹال دیا

زیور گوش خلائق تھا فسانہ دل کا / دور دورہ تھا زمانہ مین یگانہ دل کا

عدو کو دیکھ کے ہی شغل مسکرانے کا / محل رہا نہین پھر اونکو منھ دکھانے کا

مبارک آپ کو بیداد کرنا / نیا ہمپر ستم ایجاد کرنا

موتی بھرے ہین زلف شکن در شکن مین کیا / کوئی ادا نکلتی نہ تھی بانکپن مین کیا

بام پر طور کا جلوہ جو دکھایا جاتا / ہوش وہ جانتے کہ کیا ہوش مین آیا جاتا

وہ کہین روز نہین شرم سے آیا جاتا / مین کہون منھ نہین غیرت سے دکھایا جاتا

بن تری بزم مین دورہ جو سے ساغر پھرتا / گردش جام کے دیکھے سے مرا سر پھرتا

تمنے گھونگھٹ نہ یہان آنہین ڈالا ہوتا / تاڑ جاتا جو کوئی تاڑنے والا ہوتا

انقلاب دہر وہ دیکھے زمانہ مین عجیب / دوست کیسے دشمنون کو بھی گلہ جاتا رہا

دو وقت آسان تھے مشکل ہے منانا تیرا / روٹھ جانے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا

دور دورہ ہے ترا آج زمانہ تیرا / ہی کہ و مہ کی زبانون پہ فسانہ تیرا

معرف گو ہے اک عالم ہمارا / وہان مذکور ہے کچھ کم ہمارا

وقت کی بات ہی سایہ سے بھی پایا تھا / سحر اقبال ہے وہ دام مین آیا تھا

مقدر رسا نارسا ہے کسی کا / برا ہی کسی کا بھلا ہی کسی کا

سحر جو دنکو دیکھ پڑتا ہے / یہ تو قصہ ہے رات کا پورا

چھاگل نہین بجتی ہی یہ بجتا کوئی گھنگرو — ٹھوکر کا مزا پانون بھی پڑکر نہین ملتا

خلعت جو پاس ہی تو جگہ کی تلاش ہی — دو گز زمین ملتی ہی دو گز کفن مین کیا

کس ہیر سہی پہ رہ و رسم کو جاری رکھنا — دیکھ اے ہمت دل بات ہماری رکھنا

بوسہ جو خال لب کا ملا اور غم ہوا — تریاک ہے مریض محبت کو سم ہوا

میری گردن پہ دھرا اور یہ احسان اوٹھا — پھر گیا ہی مرے دروازسے مہمان اوٹھا

غیر کا گھر نہین دیکھا جاتا — ساتھ رہکر نہین دیکھا جاتا

چشم بد دور ترا حسن شباب — آنکھ بھر کر نہین دیکھا جاتا

بن ترے پھرتا ہی سرای ساقی — دور ساغر نہین دیکھا جاتا

وصل کیا وصال ہو ہی گیا — غیر کا انتقال ہوہے گیا

سنگدل کی دل مین دکھ سہ سہکے گھر پیدا کیا — عیب کیا ہمنے کیا گر یہ ہنر پیدا کیا

اساس عیش مین بیوقت یہ فتور آیا — مین بے شعور ہوا جب اونہین شعور آیا

الفت کا مزا شرم سے حاصل نہین ہوتا — وہان ذکر ہمارا سر محفل نہین ہوتا

چپ ہو گیا جواب جو اوسنے برا دیا — اوس بت نے بات کرکے مجھی بت بنا دیا

دامن حشر نہوتا تو پشیمان ہوتا — منھ چھپانے کے لیے سر بگریبان ہوتا

تربت پہ مری ہو تو نکا سامان نہین دیکھا — بالین پہ مری شمع ہی گریان نہین دیکھا

وہ پر ارمان ہون کہ خالی ہاتھ دلبر لیچلا
حسرتونکا ساتھ اپنے ایک دفتر لیچلا

صیاد تیرا کوئی گنہگار مر گیا
کنج قفس مین تازہ گرفتار مر گیا

یقین تھا ابر سیہ کو ہمارے اوٹھا
دہوان سیاہ جو میرے مزار سے اوٹہا

ناطاقتی مین زور یہ آزار ہی رہا
ہر سہل میرے واسطے دشوار ہی رہا

حاتم کا سخاوت مین نہ پہر نام نکلتا
دنیا مین بخیلون سے اگر کام نکلتا

گرا بروی خمدار کو دیکہا اوسے دیکہا
اوگلی ہوئی تلوار کو دیکہا اوسے دیکہا

وہ نہ روئے تو گزر ابر کا ہوجائیگا
رحم دل کوئی نہ کوئی تجہسے روجائیگا

کمر ہٹو سے لئے کیا دسترس نہین چلتا
نزاکت اونین بس ایسی ہے بس نہین چلتا

پوچہتے کیا ہو کہ کیا صدمہ سہا کیا غم ہوا
وہ اوٹہائی ہجر کے صدمے کہ یہ عالم ہوا

ہماری شوخی الٹہر پٹ کسی کا
ہمارا ہاتہ اور دامن کسی کا

کبہی مین زاہد تہا مرا انداز رندانہ نہ تہا
روز و شب گردش مین کہدن جام پیمانہ نہ تہا

تمہارے رفتار کے بدولت جہان کا خانہ خراب دیکہا

الٹ پلٹ ہوگیا کلیجہ بلا کا یہ انقلاب دیکہا

الٰہی خیر واعظ ہمنشین ہی بادہ خوارونکا
براہی میگساری مین طریقہ ہوشیارونکا

عالم تمہارا کشتۂ رفتار ہوگیا
جونکا فساد فتنہ جو بیدار ہوگیا

تیغا جو اونکا قرص سپر سے نکلگیا ۔ در آیا سرین بند کمر سے نکلگیا
بوسہ جو اونکا خواب مین قسمت سی ملگیا ۔ چلائی نازکی کہ مرا ہونٹھ چھلگیا

ہماری آہون سے نالے کہدین کسی طرحکی سکے نہ کرنا
رسائی کرنے مین اونکے دل تک ذرا بھی پہلو تہی نہ کرنا

موحد کو ہے آسان دفتر عصیانکا دہو جانا ۔ ہوا مشرک وہی جس شخص نے واحد کو دو جانا
پس دیوار اوس دلدار کے یا پیش در رہنا ۔ جو اوس کوچہ مین جا پانا کسی کونے مین پڑ رہنا
تمہاری تیغ ابرو نے کیا ہی دلمین گھر کیسا ۔ تڑپتا رشک سے پہلو مین ہے میرا جگر کیسا
بھلا یہ شیرۂ انگور مین اثر کیسا ۔ دماغ و دل کی نہین خیریت جگر کیسا
جانکا روگ نہ عشق رخ جانان سمجھا ۔ مین اداؤن پہ ادای دل نادان سمجھا
تو عالم لاہوت مین مجھے عرش نشین تہا ۔ یہ ذکر ہے جب کا نہ مکان تہا نہ مکین تہا
مین ازخود رفتہ اونکی بزم مین بےطلب آیا ۔ اگر غصہ نہین آیا تو کیا بیجا غضب آیا
تو دیکھ لے رقیب کا انجام کیا ہوا ۔ ہے تیرے در پہ اک سگ مردہ پڑا ہوا
آئینہ خانہ یا ہی گھر صدق کا صفا کا ۔ دل ہے مرا نمونہ جام جہان نما کا
نیم بسمل ہو گیا دل عاشق دلگیر کا ۔ اونکی عریانی مین بہی عالم رہا شمشیر کا
اونکا یہی کہنا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا ۔ پھر کون یہ کہتا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

وعدۂ فردا تو وفا ہو گیا
سحر اوٹھو حشر بپا ہو گیا

اوسکو قابو مین جو لایا تو نکلنے نہ دیا
لیکے آغوش مین کروٹ بہی بدلنے نہ دیا

کیا خاکساریونسے بہم ہو کے رہگیا
مین بہی کسی کا نقش قدم ہو کے رہگیا

قصۂ ہجر سُنے یار جو دن بھر پورا
حوصلہ تیرا ہوا ای سحر سخنور پورا

الفت مین کیا گلہ ستم روزگار کا
سارا قصور ہے یہ دل بیقرار کا

بہتر ہے کہ آزاد و محبوس رہنا
یہ پابند ننگ اور ناموس رہنا

ادنے کبہی اعلے کے برابر نہین ہوتا
سد کہینچ کے مزدور سکندر نہین ہوتا

ای سحر زمانہ مین ہی وہ جہوٹ کا چرچا
سچ بہی کوئی کہتا ہے تو باور نہین ہوتا

فیض رسام سے آئینہ ہوا نام اوسکا
منہ تو ہو ای مری جان سکندر اپنا

نیم بسمل کون ہے تیغ جفا نے کیا کیا
دیکہ تو ظالم تری بانکی ادا نے کیا کیا

عجب پردہ در تہا نظارا تمہارا
ہوا خوب شہرہ ہمارا تمہارا

دور ہی دلسے رکہا قصد بہی تنہائی کا
پاس اس درجہ تہا ظالم ترے رسوائی کا

اور کچہ ذکر کرو اس سے تنفر بہتر
سحر جانے دو گلہ اوس بت ہرجائی کا

مہمان ہو کے جو وہ فخر سکندر آیا
پیشکش ہو گیا جو ہمکو میسر آیا

مانا کہ میری بات کو وہ مان تو گیا
لیکن کیے ہوئے سے پشیمان تو گیا

آپکو خوف ہے رسوائی کا
سحر مشتاق ہے تنہائی کا

جو پایا سحر نے گویا نہ پایا
کہ غفلت سے اونہین سوتا نہ پایا

وہ نہین مین جو کسی قول پہ ٹل جاؤنگا
آپ اترائینگے تو مین ہی مچل جاؤنگا

وہ نہین قبضہ مین آنکھونپہ ہی قابو اپنا
بحرِ مواج ہوا ہجر مین آنسو اپنا

دُور سے دیکھ لیا ہجر کا بیمار رہا
پاس عیسی کے رہا صاحب آزار رہا

کیون اوٹھا کر ہاتھ سے پھر تو نے خنجر رکھدیا
مین نے قاتل جب کہ تیرے پانونپر سر رکھدیا

سحر کے واسطے کس دشت مین جادو نہوا
وہ کبھی مائل سیر رم آہو نہوا

نہوا بخت سکندر کو مری بخت پہ رشک
رونما یار کا آئینۂ پہلو نہوا

گلہ کیا عشق کے رنج اگر ای سیمبر پایا
مگر اتنا کہینگے ہم کئی کو اپنے بہر پایا

رونیسے مری نوح کا طوفان نہوا تھا
آنکھونسے کوئی کار نمایان نہوا تھا

عاقبت کا سدا خیال رہا
مجکو اندیشۂ مآل رہا

شورش جو نہوتی تو مرا سر بھی نہوتا
سر توڑتا میرا تو یہ پتھر بھی نہوتا

بے قرینہ بھی شب وصل قرینہ ہوگا
لب پہ لب ایکطرف سینہ پہ سینہ ہوگا

سہل مشکل ہو بجز اسکے طلبگار نہ تھا
علت غائی عالم کو یہ دشوار نہ تھا

لائق زجر نہ تھا قابل آزار نہ تھا
دل مرا جور نہ تھا اونکا گنہگار نہ تھا

غش ہوا دیکھ کے مین ہوش بمشکل آیا
اونپر آیا بھی تو انداز ہی کیطرح دل آیا

وعدہ خلاف تہا دہ دریدہ دہن ہوا
فرعون اپنی وقت کا پیمان شکن ہوا

جانب قبر ہی ہو کر نہ ستمگر نکلا
حوصلہ دل کا مرے آہ نہ مر کر نکلا

بگاڑ کام مین تدبیر سے دوچند ہوا
دوائین جتنی ہوئین اور دردمند ہوا

حال اچہا نظر نہین آتا
مین پنپتا نظر نہین آتا

جان دینے کا شب ہجر مین ارمان نکلا
جسکو دشوار سمجھتے تہے سب آسان نکلا

نہ ہٹنا سحر گر تو معتقد ہے استخاری کا
تجھے بوسہ ملیگا منتظر رہنا اشاری کا

سحر اب یہ ذکر خاطر ناشاد رہ گیا
دل تہا کبھی ہماری یہی یاد رہ گیا

تر بتر نے چولی کا تار تار کیا
لپٹ لپٹ کے اونہین اسطرح سے پیار کیا

تمنے اثر آہ رسا کو نہین دیکھا
کہدو کہ بتو شان خدا کو نہین دیکھا

جبتک کہ مرا سینہ مین کیا ہونٹھونپہ دم تہا
تن وقف رضامندی ارباب ستم تہا

ناخوشی یا خوشی سے ملنا تہا
مدعا مدعی سے ملنا تہا

ممکن ہے کہ میرے سر و سامان مین نہوگا
جو کچھ تری اس عالم امکان مین نہوگا

منتظر سحر رہ سر شب کا
ہاتھ آجائیگا کوئی ڈھب کا

رخ و زلف کے تصور مین ہمین حیات کرنا
یونہین کرنا رات سے دن یونہین دن سی رات کرنا

سحر میکش مدام کا نکلا
آدمی کچھ نہ کام کا نکلا

کسی طرح اونکو ادہر دیکھ لینا
کنکھیونسے منہ پھیر کر دیکھ لینا

بازار حسن یار جو درآنہ کہلگیا
آنکہونکے آگے ایک پریخانہ کہلگیا

ڈہونڈھنا تیرا کہان باقے رہا
ہان مگر اک لامکان باقے رہا

شایان قدح ولائق الزام ہوگیا
تو مجکو نام رکہنے سے بدنام ہوگیا

جیتے جی بازی مین ہمت کو جو ہرجائیگا
کہین گڑیگا ذخیرہ یہ بکہر جائیگا

پوچہتے بہی نہین تم بات مرے بات ہی کیا
سچ کہو مدنظر ترک ملاقات ہے کیا

ہے اسی غم سے کلیجہ تہ و بالا اپنا
آپ سمجھے نہ ہمین چاہنے والا اپنا

کیسر سے بہی سوا جو مرا رنگ زرد تہا
پہلو مین تم نہ تہے یہ کلیجہ مین درد تہا

پھر آیا اوس جگہہ سے مرا طائر خیال
عبرت کدہ جہان کا جہان گرد تہا

اشک خون روئین مری آنکہین شب ہجر نگار
شور تہا دل کا کہ گویا نالۂ سرخاب تہا

سحر پھر جانے لگا بتخانہ مین بہر طواف
پیشتر اسکو خیال منبر و محراب تہا

وصل کی شب اونکے دلکا حال مجھپر بہی کہلا
سحر کا دیوان تہا تنکو بیکا وہ دفتر کہلا

نومیدیِ وصال سے سینہ مین خون ہوا
وہ دل جو ایک عمر سے تمہپر نثار تہا

مبارک آپ کو بیداد کرنا
نیا ہر دم ستم ایجاد کرنا

قید ہستی سے نہ نکلا قیس مجنون عمر بھر
چار دیوار عناصر مین کہین دروازہ تہا

شکر کی جا ہی شکایت وہ کیا کرتے ہین
خیر وہان ذکر تو ہی اک یہی ارمان نکلا

زمین شعر مین حاسد جو بگڑا کیا بنائیگا
کہان جائیگا وہ بچکر عرب میر اعجم میرا

ردیف البا

گرمی حسن واداہین کب ہو شہو آفتاب
لاکھ ہو معبود گبر شوخ مغرور آفتاب

وصل کی شب بہرنہ آئی چشم مین زنہار خواب
وقت بیدا آہی کرے یار شب بیدار خواب

آیا نہ قیس کو مری تدبیر کا جواب
آہو نکا غل ہی نالہ زنجیر کا جواب

سحر غل کرنیسے بہلا مطلب
کانین اونکی کہدیا مطلب

باندہتی روز ہی محفل مین ہوا موج شراب
بحر مواج ہی پیالہ کشا موج شراب

اوسنے پوچہا کہ آپکا مطلب
ہنسکے مین نے کہا دعا مطلب

وامق عشق کہون قیس ہین فرہاد ہین سب
مجکو دعوای تلمذ ہے یہ استاد ہین سب

ابروی قاتل مین دیکہا ابروے ستم کا رعب
جمگیا ہے دل پہ اوسکے تیغ آتش دم کا رعب

طلب شیشۂ صہبا نہ کبہی جام طلب
آپ ہی شغلیونین ہوگئے آرام طلب

جس کسی کو دیکہئے از ماہ تا ماہی خراب
کسقدر ہے پیر مغان کیسی ہی شہنشاہی خراب

جاتی رہی ہی آہ سے تاثیر یا نصیب
کرتی ہی یاوری مری تقدیر یا نصیب

بهر گزک هین ساته هی ناب کے کباب
سینکے هین همنے اگ په سر خاب کے کباب

سحر کو کیا پوچهتے هو کیون هے هستے مین خراب
اسکی هستی هوگئی رندی هین مستی مین خراب

مٹی هماری هوتی هی گل پیرهن خراب
هوتا هی رکهی رکهے همارا کفن خراب

نظام مملکت کے روز بیش و کم سی کیا مطلب
غرض سلطان عالم سے همین عالم سے کیا مطلب

نهین شفیق اگر دی مصیبتو نمین جواب
وهی رفیق هی جو دے نه آفتو نمین جواب

یه سمجهون زیست مین پهونچا هون مین جینے کے قریب
مکان جو اپنا بنالون ترے مکان کے قریب

کیا خوش مزاجیان هین تری یار دلفریب
نامه مین مجکو لکهتا هے اشعار دلفریب

دیکهے جو تیرے چاند سے رخسار آفتاب
دعوی کرے نه حسن کا زنهار آفتاب

گال آفتاب یار کے رخسار آفتاب
گردون په اک زمین په دو چار آفتاب

ردیف البای فارسی

آگاه هون همارے بهی درد جگر سے آپ
تصویر اپنی دیکهین همارے نظر سے آپ

گیسو هین چار یار کے بکهرے که چار سانپ
یا تار تار زلف سیه هین هزار سانپ

پهول چنپا کے کٹوری مین عبث دهرتے هین آپ
ساته پهونکے مجهی بهیجین کیون کرتے هین آپ

تمهاری گیسوی بیچا پسے پیچ و تاب مین سانپ
بلند سر نهین هوتے اسی حجاب مین سانپ

ردیف التا

ای فلک راحت مین ہین سب ساکنان کوی دوست
گھر بنا لینے دی ہمکو بھی میان کوی دوست

بستر گل پر جو ہم پہلو ہوی پہلوے دوست
آئینہ داری کے خاطر کھل گئے زانوی دوست

آرہو کلبۂ ویرانمین اگر آجکی رات
بخت بیدار رہے تا بہ سحر آجکی رات

دل تہا مشتاق جہان چشم تہی جویای بہشت
بند آنکہین جو ہوئین کہل گئے درہای بہشت

پیری مین یون ہوا ہر ہر عضو تن درست
بیمار جیسے صبح کو ہوتے ہین تندرست

میکدہ سی جہک کے جب اوٹھے تو سرشار مست
بہشتی ہو وایک کو بہکے ہوے دو چار مست

دشمن کو گر نہو تو نہو کچھ خیالِ دوست
عبرت کی جا ہی دوست کو فکرِ ملالِ دوست

برق طور آگہی ہے جلوۂ دیدار دوست
دیکہیے کسدن دکہائی دی یہ رخسار دوست

رہے یونہین صبا سلامت حسب سلامت
وہ لکہین خداوند نعمت سلامت

بخشے گا گنہ انجمن آرای قیامت
ہو عود ہے اسکے لیے فردا قیامت

لی سیرت نہین مطلوب صورت
کرینگے بیوفائی خوبصورت

غیر کی ہی جو لب تک آئی بات
عقلمندون نے یہ سمجھائی بات

کیون کہے تو سنی سنائی بات
بات کہو دیتی ہی پرائی بات

عین وفا سمجھتا ہون جور و جفای دوست
راضی ہون مین اوسی مین جو کچھ رضای دوست

گونج اُٹھتی ہی وصال مین و لتسر آکر دوست	بدنام مجکو کرتی ہی خلخال پای دوست

ردیف التای ہندی

لازم ہی یون فراق کا روز سیاہ کاٹ	سر کو قدم بنا کے مصیبت کے راہ کاٹ
آہون کے ساتھ بڑہ گئی دونے جگر کی چوٹ	پُروائی مین اُکہرتی ہی جیسے کے بشر چوٹ
ناگوار ہجر مین ہین بادۂ عشرت کے گھونٹ	آب شور اشک ہین میرے لیے شربت کے گھونٹ

ردیف الثا

یون ملا ملک نبی مین شہ مردانکو ارث	جیسے داؤد کا پہونچا ہی سلیمانکو ارث
طول دیتے ہو عبث بات بڑہاتے ہو عبث	کہینچ لو تیغ نزاکت سے ڈراتے ہو عبث

ردیف الجیم

قانون تیغ سے تو مرا ہو چکا علاج	یہ عشق کا مرض ہی زمانہ مین لا علاج
روشن ہے مرے مکان کا ہر بام و در ہی آج	بیت الشرف مین ماہ جبین کا گذر ہی آج
یون پوچھتا ہے عیسی معجز نما مزاج	فرمائیے کہ آپکا کیسا رہا مزاج
ہے مزیل قدر انسان بیش و کم کی احتیاج	عمر بھر کی ذلتین ہین ایک دم کی احتیاج
شاکر صد شکر نہین ہو نہین کسی کا محتاج	اوسکا محتاج رہا جسکی ہی دنیا محتاج
قصۂ یوسف و روداد زلیخا دیکہو	ہمہ تن حسن غنی عشق سراپا محتاج

ردیف الجیم فارسی

در پیش اونکے ہجر مین ہی صبح و شام کوچ
منزل وہ دیکھی آئین جو ہوئے تمام کوچ

قدم نہ جادۂ جور و جفا سے باہر کھینچ
مین کیف ہون تیغ قاتل کر سے خنجر کھینچ

ردیف الحای حطی

پلٹ گئی ہین مرے در سے وہ نظر کیطرح
ہین آج شام سے مایوس ہن سحر کیطرح

ہمنشین پوچھ نہ بے یار کے کیفیتِ صبح
تھی شب ہجر مرے سینہ زنی نوبتِ صبح

ردیف الخا

شفق دکھاتی نہین ہی بہار بر سر چرخ
کسی کا خون چڑہا ہی نگار بر سر چرخ

سمجھو نہ اپنے ہاتھ کو سرو چمن کی شاخ
ہشیار ہو لگا مین نہ دیوانہ پن کی شاخ

گھونگھٹ مین یون ہی رخ دبت شوخ و شنگ سرخ
جیسے شفق مین مہر جہر یکا رنگ سرخ

لن ترانی بخدا زیب ہے ایسا ہے وہ رخ
ارِنی گو نہ کبھی آنکھ سے دیکھا ہی وہ رخ

تری جو بات ہے وہ شاخ در شاخ
خدا جانے کہ دیوی کیا ثمرِ شاخ

پند خشن مذاق مین جیسے جواب تلخ
کہ نوشدار و اوسکو جو پایا شراب تلخ

ردیف الدال

چاند سے بنڈے مین جوڑا ہو مہ تابان سفید
چاندنی کی سیر مین لازم ہے کل سامان سفید

مقابلہ میں ہی بازی کو آج ہارا چاند
فلک کا چاند ادھر ہے ادھر ہمارا چاند

پری پسند کسی کو کسی کو حور پسند
ہمیں ہے دونوں جہاں میں رخ حضور پسند

تمہارے چاند سے رخسار کا ہی نور پسند
قصور خلد میں آئے نہ ہمکو حور پسند

الامان کی بھی ندا ہوگی نہ زنہار بلند
سر جھکائے ہوں ادھر کیجیے تلوار بلند

نہ رہی عام محبت کے بلا میرے بعد
رحمتِ خاص کا احوال کہاں ہے میرے بعد

میہمان ہو کے کیا کلبۂ ویران آباد
آپ گھر آئے مرے خانۂ احسان آباد

چاندنی پھیلی ہوئے سارے در و بام سفید
بادلہ ماند ہے روی دلارام سفید

دست گستاخ نے کھولے شب مہتاب میں بند
کام سے اٹھ نہ زنہار رہا خواب میں بند

ہی ضبط محبت سے مکین بند مکان بند
یوں قفل لگایا ہے دہن پر کہ زبان بند

پھر ہمیں تو ہوتا نہیں کار دو جہان بند
کب کام رکے رہتے ہیں ہوں آنکھیں جو ان بند

شہر میں ہڑتال ہی صرف لگے زنار بند
جیسے عاشور کے دن ہو گئی بازار بند

مشک اذفر ہے اگر رنگ طباشیر سفید
عنبرین زلف میں رخ ہی قدح شیر سفید

ردیف الدال ہندی

زاہد کو اپنے جبہ و دستار پر گھمنڈ
مذنب کو بھی ہے رحمت غفار پر گھمنڈ

ردیف الذال

یون نعمتین ہزار مزے کی ہون سو لذیذ
اکل حلال گر ہی تو ہے نان جو لذیذ

چانڈنیکی مین ہے لچکے کا سنہرا تعویذ
فلک حسن کا ہے عقد ثریا تعویذ

دور مین جام کے ہے ہمین یہ گزک لذیذ
بوسونمین ذائقہ ہے کہ جیسے نمک لذیذ

ردیف الرا

کیا کیا مین نے ظروف ہی برابر توڑ کر
جب سر واعظ نہ توڑا جام ساغر توڑ کر

جان بے عیب ملاحت کا ہے سامان تیار
تخم مفرط ہے جو ہو پیکر انسان تیار

دشت مین پھر مسافر ہے یہ سامان تیار
بید مجنون ہی کہین بید بیابان تیار

ہو روز وصل ہجر کے شبہای تار دور
کالی بلا ہوای مرے پروردگار دور

دہن یار کا مضمون نہ کہنا بہتر
گومگو بات ہے خاموش ہی رہنا بہتر

عقیدہ کھل گیا جسدن مرا شیخ و برہمن پر
حق و ناحق کا پردہ فاش ہوگا دوست دشمن پر

دی جام سک مین جو نہو رطل گران اور
ہمت کا تقاضا ہی کہے جاؤن کہ ہان اور

مبارک طوطیونکو جان دینا شکرستان پر
گری پڑتی ہین میرے پارہ ہای دل نمکدان پر

خم ہو گیا ہون ابروے خمدار دیکھکر
سر جھک چلا ہے ہاتھ مین تلوار دیکھکر

مطلب کی بات ہو گئے یکسر کہے بغیر
چھوڑا نہ مین نے اونکو ہرا گھر کہے بغیر

دہر مین رسم تعدیہ ہے ایمان چہوڑ کر ‏/ میزبان بہاگے دروازے پہ مہمان چہوڑ کر

مین تو ہون نزع مین وہان بادبہار تیار ‏/ کوچ کیوقت ہی ڈہیوڑے پہ سوار تیار

لٹکی ہوئی ہے زلف سیہ فام دوش پر ‏/ حلقے کمند کے ہین ویا دام دوش پر

ساقیا چشم کرم بہر مرے پیمانے پر ‏/ ابر رحمت کا گہٹا ٹوپ ہے میخانے پر

فصل بہار نازان آرایش چمن پر ‏/ بلبل کا وجد دیکہو شاخ گل وسمن پر

یون پہسلتی ہے نظر آئینہ رخسار پر ‏/ مورچہ جیسے چڑہے اوتر کسی دیوار پر

رحم ای بتو خدا کے لیے اشک وآہ پر ‏/ نامنصفو نظر مرے حال تباہ پر

مانگ سے خورشید رو ہے کہکشان بالاے سر ‏/ زلف کی افشان سے نجم آسمان بالاے سر

اوچہے کا احسان ہے بار گران بالاے سر ‏/ ایک تنکے کو کہون ہفت آسمان بالاے سر

تارے گنوانے لگا رشک قمر کا انتظار ‏/ ٹکٹکی بندہ ہوائیگا پچہلے پہر کا انتظار

سرو سے موزون کہین ہے قامت رعنای یار ‏/ ایک بوٹا ہی نزاکت سے قد بالای یار

زلف ہے ابر سیہ چاند سے رخسار ونیر ‏/ چہوٹ افشان کی شرف رکہنے لگے ماہ و مہر

ردیف الزای ثقیلہ

ہوتا نہین جو یار سے اغیار سے بگاڑ ‏/ رکہا ہوا ہے اوس بت عیار سے بگاڑ

ردیف الزّای معجمہ

نیلگون چرخ کی ہی کسلیئے پوشاک ہنوز
ہے کسی غم مین گریبان سحر چاک ہنوز

خط آگیا پر اونمین ہے اک بانکپن ہنوز
رخسار آفتاب پہ ہی طعنہ زن ہنوز

آمد گلرو سے گلشن ہو گیا یکبار سبز
کیا تعجب ہی جو ہو سوکہا ہوا ہر خار سبز

تلوار کو تولے ہے اڑا دیگا وہ سر انداز
سر کٹنے کا آتا نہین مجکو نظر انداز

ردیف السین مہملہ

پہونچا ہی سر عرش دماغ پر طاؤس
پایا ہی چہپر کہٹ مین سراغ پر طاؤس

یہ جگر دیکھیے رہتے ہین دل آزار کے پاس
ہمنے گہر اپنا بنایا آکے دیوار کے پاس

ردیف الشین معجمہ

کیے پر اپنے مین ہون اور وہ ستمگر خاموش
ادہر سکوت ادہی اور مین ادہر خاموش

ردیف الصاد

ابتو قیصر باغ مین ہوتا نہین گلفام رقص
یہ وہی جا ہی جہان ہوتا تہا صبح و شام رقص

ردیف الضاد

چرخ کو مطلق نہین کچھ اہل جوہر سے غرض
بخت نے انکا ئی کیسی سفلہ پرور سے غرض

نیاز مند کو فی الحال ہے اسی سے غرض
خدا کرے تجہے ای بت نہ ہو کسی سے غرض

ردیف الطا

کار دنیا مین دردسر ہے شرط — بانہ بل اور سیم وزر ہے شرط

یون نمانگ ہی عیان شب تاریک زلف سے — رانو نسے جیسے صبح کا ہو آشکار خط

ردیف الظا

کچھ تو میرا بھی اسنا سب ہے تجھے یار لحاظ — مجکو رہتا ہی تری بات کا عیار لحاظ

ردیف العین

پردۂ فانوس مین رہنے لگی مستور شمع — تمکنت سی آپکو کھینچے ہی کیا کیا دور شمع

دل مرا پروانہ ہے نور رخ جانانہ شمع — محفل عالم مین بس کہیے اسی پروانہ شمع

بپرده داری فانوس لن ترانی شمع — بجانفشانی پروانہ زندگانی شمع

ردیف الغین

اگر ترے رخ روشن کو دیکھ پائے چراغ — منھ اپنا پردۂ فانوس مین چھپائے چراغ

جو تیری راہ مین ہو حاجت ضیا بنے چراغ — بشر مین چاہیے روشن دلی بجائے چراغ

ردیف الفا

صنمکدو نمین سری ٹیک ہی خطا کیطرف — کبھی تو بھولکے جھک خانۂ خدا کیطرف

دیکھے جو حسن قد پریزاد کے طرف — ٹہری نہ جائے بھولکے شمشاد کے طرف

دنیا ہوا و س بت ستم ایجاد کیطرف
اللہ ہو گا بندۂ آزاد کی طرف

وہ کم سنی مین نہین قیل و قال سے واقف
زبان کہانکی نہین بول چال سے واقف

ردیف القاف

کشور دل پر مسلط ہو گیا سلطان عشق
ہون رعیت کیطرح مین تابع فرمان عشق

ردیف الکاف

اچھی طرح سے دیکھ لیا سر سے پانون تک
اک نور ہے وہ نام خدا سر سے پانون تک

وصف دندانہین در فشان ہے کلک
آب گوہر سے تر زبان ہے کلک

ردیف الکاف فارسی

بتخانونکے عروج کو بہر خدا نہ مانگ
جسکا مآل خوب نہین وہ دعا نہ مانگ

دکھلا رہی ہے باغکو تازہ بہار رنگ
جو پہول ہے ہزار گلہ ہے ہزار رنگ

خفا ہے دم مجھے کرتا ہے جور دوران تنگ
وفور ضبط سے ہونے لگا گریبان تنگ

رنگ لایا ہے چرخ زنگار رنگ
آفت دین و دل ہے گورا رنگ

ردیف اللام

گلچین کے دست برد سے صدمے اوٹہائے گل
عبرت کے جا ہے پیش نظر ماجرای گل

بلبل نے مجھکو جانکے مست ہوای گل
بعد فنا مزار کے اوپر چڑہای گل

دیکھی جاتی نہین عیسی سے تر بیمار کی شکل | تن لاغر سے نمودار ہوئے خار کی شکل
کیا مال ہین دو تولہ کے کانو مین کرن پھول | بکتے ہین مسہری مین تمہارے تئین من پھول
ہون بندۂ بے دام نہین شفق مین مول | یوسف کیطرح مصر محبت مین ہون انمول
کعبہ مین التجا تو کرے کبریا قبول | پران تتو نکلے گھر نہین ہوتے دعا قبول
جگر خراش ہی پر دردہی فسانۂ دل | فغان بلبل نالان ہی یا ترانۂ دل
جگر دو نیم ہوا ضرب تیغ ابرو سے | تمہارے تیر مژہ سے اوڑا نشانۂ دل

ردیف المیم

حسن مین فرد انتخاب ہو تم | سب حسین ذرے آفتاب ہو تم
کیا بسر کرتے ہین ظالم سحر و شام کو ہم | روتے ہین عشق کیے آغاز مین انجام کو ہم
بیٹھا کیے جو صحبت ناقدر دان مین ہم | از کار رفتہ ہو گئے اپنے گمان مین ہم
گو کہ ہی خانۂ دلدار بھی دو چار قدم | ضعف ایسا ہی کہ اوٹھتے نہین زنہار قدم
مکان دوست کا جب کچھ نشان نہین معلوم | گھر اپنا ہم بھی بنائین کہان نہین معلوم
میان قید وفا شکوۂ جفا معلوم | وہان حلقۂ زنجیر سے صدا معلوم
پیش از ین رکھتے تھے پاس ہمت مردانہ ہم | شمع عارض پر فدا تھے صورت پروانہ ہم
توصیف حسن و عشق مین ہے ہر غزل تمام | دیکھا ہوا ہی اپنا فرنگی محل تمام

ردیف النون

خانہ برانداز دل مین اوسکے گھر کیونکر کرین
میرے نالے قلب ظالم مین اثر کیونکر کرین

جو زلف و رخ کا ورد سحر انسان عَل لیتی گر
بنفشہ زار کا سودا گلستان عَل لیتے ہین

سرو آزاد مین شمشاد و صنوبر مین نہین
راستی کونسی ہے جو قد دلبر مین نہین

پندار وہ کہ فرصت کار دگر کہان
اور ونکا ذکر کیا اونہین اپنی خبر کہان

حباب جو کی جرأت بھی ہے کتنی خوب دریا مین
کہے جب ہمت مردانہ مرجا ڈوب دریا مین

صابر و نکار نتہ الفت مین ہمین حاصل کہان
تاب لائے ضبط کی ایسا ہمارا دل کہان

پھر فصل جشن بادہ پرستان ہے اندنون
مستو نہین پھر سرور کا سامان ہے اندنون

کھلا ہے باغ جنت تم جو ہو داخل گلستان مین
چمن تازہ گلون کے گرم ہے محفل گلستان مین

مستوجب سزا ہون سراپا قصور ہون
امیدوار رحمت رب غفور ہون

کوچہ قاتل مین کیا خندہ زن جاتا ہون مین
سر بکف باندہے ہوے سر پر کفن جاتا ہون مین

سڑی ہین تیرے جوبن پہ ہزارون
گریبان چاک دامن پر ہزارون

ہر روش پہ خون بلبل سے ہے جریان باغ مین
برگ سوسن ہوگیا ہے سیف عریان باغ مین

رو بکعبہ بھول کر قبلہ نما ہوتا نہین
بندگی کا حق بھی ای بندے ادا ہوتا نہین

پریشان خاطرے اندوہ دیتی ہے دیار و مین
دل محزون بہل جاتا ہے کچھ اپنا مزارو مین

کہے یہ کون کہ یوسف پر اتہام نہین
جو بجدّ الہین مسلمان کو وہ غلام نہین

غیر از خدا کسی کا نہ احسان اوٹھاؤ نہین
پانی ہوا ہو خاک ہی آتش بجھاؤ نہین

وصل ہو جائے جو صبح شب ہجران مانگون
ہنس پرسنے لگے گردون سے جو باران مانگون

ماہ عید اسکے ذکر پہ رو کے بتادیا کہ یون
اوسنے کہا کہ ماہ عید ہنسکے گلے ملا کہ یون

اوس ادا کی نکلت کوئی اوٹھین پاسے کیون
مجکو اسی کا بانکپن پاس سے وہ اوٹھائے کیون

صد حیف خوگر ستم یار سے نہین
دلکو ہمارے لذت آزار ہی نہین

بیجا مزاج کرنے کا خوگر نہین ہو نہین
عاشق ہوا ہون آپکا نوکر نہین ہو نہین

یار کے بند قبا باندھتے ہین
ہم یہ مضمون کھلا باندھتے ہین

پناہ ایسے تغافل شعار دلبر سے
فرامشی کے سوا اور جسکو یاد نہین

انکار جرم وصل یہ ہوتے ہو موجب سزا
کوئی ہمین بتائے کہ اقرار کیا کرین

ذکر دنیا نہین فکر دل ناشاد نہین
خود فراموش ہون کچھ تیرے سوا یاد نہین

ہیچ والونکو تردد ہے تو کچھ دور نہین
اونکو جو مد نظر وہ مجھے منظور نہین

جب جتاتا ہین چتون کیسی گذر کرون مین
در سے مجھے اوٹھا دو تو جاؤن کہان مین

ہے عرض بندگی یہ تمہارے جناب مین
میری زبان خنجر کھلی ہے جواب مین

جلتا ہون یون کہ نار جحیم التہاب مین
مین جیتے جی ہی پہنسا ہون کے عذاب مین

کسی مین تری چال کم دیکھتے ہین — زمانہ کی رفتار ہم دیکھتے ہین
اونسے مخفی سبھے کوئی بھید نہین — رازداری کی سبھے امید نہین
سوز تدبیر ہے یا خواہش تقدیر نہین — اب اثر والی زبانو نمین بھی تاثیر نہین
ذرات مدح غیر مین قاصر زبان نہین — یہ حسن ظن کہ عشق کا ہمپر گمان نہین
میکشی سے ہو مرا ویرانہ بستی ایکدن — گھر مرے آجا ولا کر عذر مستی ایکدن
اس نضارت کے فضا صحرا کے دامن مین نہین — سبزۂ ویرانے کا سبزہ زار گلشن مین نہین
بتکدہ دیکھ کے گر نام خدا کہتے ہین — سنگ در پر ترے ہم صل علیٰ کہتے ہین
سن پیری مین اعتدال کہان — ضعف مفرط ہے مجھ مین حال کہان
وہ مرے گھر مین آئے کہ وعدہ وفا کرون — کعبہ کدھر ہے شکر کا سجدہ ادا کرون
اونکو سکھ نیند مین اب چھیڑنے جاتا ہون مین — خواب سے فتنہ محشر کو جگاتا ہون مین
ہم کوئے خدمت جو لینے پر ہون نوکر سیکڑون — ہم اگر آئینہ بنوائین سکندر سیکڑون
قلب سوزانمین وہ اور آگ لگا جاتے ہین — حسرتین انکے کلیجہ مین سما جاتے ہین
اس شکل کا تو اور کوئی نازنین نہین — یوسف جمال ہو کوئی تمسا حسین نہین
زخم تیغ نظر انداز نیار کہتے ہین — پانی ناسور مین آنکھونکے جرار کہتے ہین
جب چاہین امتحان ہمارا عدو کرین — اہل زبان خموش ہون وہ گفتگو کرین

پھر آیا غرب و شرق و جنوب و شمال مین
نہ خواب مین ملے نہ وہ آئے خیال مین

جو آب و رنگ دیکھا ہی لب و دندان دلبر مین
کہان یہ تاب ہے الماس مین یاقوت گوہر مین

خلل آیا ہی اکثر شاعرون کے دین و ایمان مین
لگا دے عشق کی زنجیر جب یوسف گئے زندان مین

کیا لگا ہی عشق کا یہ زخم کاری اندنون
خون دل رہتا ہی کیون آنکھون سی جاری اندنون

رحم اور جور مین کچھ اونکو پس و پیش نہین
مصلحت دوست نہین عاقبت اندیش نہین

جوانمردان عالم جو کہین وہ کر گذرتے ہین
اوٹھا دو پردۂ غفلت کو ہم ہشیار کرتے ہین

مہندی سے تھے بھرے ہوے رنگ چمن کے پانون
کیوڑے سے مین دہوئے ہین اوس گلبدن نے پانون

اپنے گہر جا کے مناسب ہے وہ آرام کرین
آپ رسوا رہین وہ مجکو نہ بدنام کرین

مائل جنگ رہا کرتے ہین
کچھ وہ دل تنگ رہا کرتے ہین

دنکو رہتا ہے خیال اوسکا دل بیتاب مین
آہ وہ یوسف لقا آتا نہین اب خواب مین

جلوہ ہی افشان کا زلف یار خوش اوقات مین
جگمگائین جسطرح تاری اندہیری رات مین

تلاش یار مین پھرنا پڑا ہے کو بکو برسون
ہمینون اوسکو ڈہونڈا ہے تو کی ہی جستجو برسون

چہٹ کے فریاد کیا کرتے ہین
یون تمہین یاد کیا کرتے ہین

ہم وہ نہین جو کوچۂ جانان سے دور ہون
جانباز کسطرح در سلطان سے دور ہون

کسدن ترے بیان مین جنبان زبان نہین
وہ کونسی ہی شب جو تری داستان نہین

چمکا ہی نور عارضِ روشن نقاب مین
بجلی تڑپ رہی ہے برابر سحاب مین

اس چمن کا لطف پیدا اور گلشن مین نہین
پہول دامن کے بہری گلچین کے دامن مین نہین

وہ مست تہی ادہر کو ادہر مین خمار مین
ایسا نہو جو فرق پڑے اعتبار مین

تاکید ضبط کی کہ نہ رو ہجر یار مین
طرہ یہ جبر قلب نہین اختیار مین

قلب سے قلب زمانہ مین کوئی صاف نہین
ثالثی کوئی اگر چاہیے تو انصاف نہین

لب جدا رکہتے ہین سینہ وہ جدا رکہتے ہین
دل دکہاتے ہین وہ کیا بات اوٹہا رکہتے ہین

جلوہ وہ دکہائین جو ہم آرزو کرین
باتین کلیم سی ہون اگر گفتگو کرین

بہری نہین ہے گلابی شراب شیشہ مین
عروج ماہ مین ہے آفتاب شیشہ مین

مکدر تہے حواس خمسہ ایسے و ساغر مین
نہین تہا فرق جم کو جام مین اور کاسہ سر مین

ردیف الواو

کیا غضب مصیبت سے پڑا کام ہے مجکو
چین اونکو نہ دم بہر ہے نہ آرام ہی مجکو

ہے یار سے اغیار سے کیا کام ہے مجکو
ہر ایک سے دو چار کیا کام ہی مجکو

تیری رحمت کا بہر پا اگر گنہگار رونکو
گو رہے بند قفس تازہ گرفتارونکو

ہو گدا سے بیکد و آتین کہ منعم زادہ ہو
آؤ ساقی یہ جو ہو سرو قد استادہ ہو

نظر ہے شرط تفریق حقیقی و مجازی کو
نہ سمجھے باز اطفال انسان عشق بازیکو

اُتارے موت کے گھاٹ سینے آمد ہا سخت جان عاشق — ہزارون آفرین قاتل تری تیغ جہازی کو

شب فراق کا مجھ سا بھی دردمند نہو — یہ انتظار ہے مر بیے تو آنکھ بند نہو

باتین وہان ہین مجھ سی جہان رازدان نہو — خلوت ہو اسطرح کہ کوئی درمیان نہو

لب پان خوردہ ہوے لعل بدخشان مجکو — ہاتھ منھ سے لگا بیچہ مرجان مجکو

دشمن جان ہے مرے دل سا کوئی ای قاتل نہو — رحم کی امید ہین ممکن نہین بسمل نہو

آج ہاتھ آیا دعاؤن کو اثر کا پہلو — اپنے پہلو سے ملا رشک قمر کا پہلو

بنایا کرتے ہو باتین یہ کسکے دلکی تسکین کو — نہین تاب شکیبائی مرے قلب غم آگین کو

خواہش چشم مجھے اشک روان کرنے دو — دل نالان کا تقاضا کہ فغان کرنے دو

ہم تم ہون ایک جا تو کہین سوء ظن نہو — مشہور داستان بت و برہمن نہو

دوش پر بکھری ہوے دیکھا جو زلف یار کو — برہمن نے توڑ ڈالا رشتۂ زنار کو

پریشان کر دیا تھا تو نہ کیون لٹ چلبلیا کو — شب مہتاب مین کہوا دی تجھے رو لیلا کو

یون پکارا اوٹھتا ہے کوئی صبح ہو یا شام ہو — فائدہ اسمین کہ مین سجدہ کیا تم بدنام ہو

قرآن کہہ رہا ہون رخ لاجواب کو — دیکھا ہے آپنے بھی خدا کی کتاب کو

شب فرقت مرے نالون مین اثر پیدا ہو — مبتدا آہ بنی ہے تو خبر پیدا ہو

کوئی دیکھے ذرا اوس طفل کے خواص لڑکپن کو — نہین پہچانتا اب تک وہ ابھی دوست دشمن کو

اوس دل مین خاک جسمین کہ تجھسے غبار ہو
وہ گل خزان ہو جسمین ترا خار خار ہو

حذر لازم ہے ہر موذی سے اس دنیا مین انسان کو
زبان کاٹی اگر اپنے نکالون منھ سے دندان کو

لامکان درکار ہے یعنے جہان کوئی نہو
راز دان کوئی نہو اور درمیان کوئی نہو

خدارا شکوۂ جور بت نامہربان کیون ہو
سبک ہوتا ہے عاشق کے لیے پھر سر گران کیونہو

نہ مانین آپ مری بات کو تو کیونکر ہو
محال امر ہے آسان ہو تو کیونکر ہو

فضل خدا ہو اوس بت نودستہ سے راہ ہو
آئے وہ دن کہ خانۂ دشمن تباہ ہو

پانون چھو لینے فقط سر کی قسم ہے ہمکو
گرد پھر لینا ترے طوف حرم ہے ہمکو

تدبیر کو محال ہے تقدیر سے نہو
جو کام خاک روضۂ شبیر سے نہو

کلام پر اثر سے موم کر لیتے ہین آہن کو
بنا لیتے ہین ہم باتونمین اپنا دوست دشمن کو

خلوت مین گر ہی شرم تو جلوت مین کیون نہو
شکر آپکا بطرز شکایت ہی کیون نہو

جنت بناو واعظو دنیاے زشت کو
دوزخ تو سن چکے ہین دکھاو بہشت کو

باندھتے ہین سیف بران ابروے خمدار کو
جو سنا ہے ہمین نہین وہ بھولتے تلوار کو

پوچھنے آتے ہین جو حال دل بیتاب کو
یا خدا آباد رکھنا ان مرے احباب کو

عشق کر دیکھے حسینونکی جفا معلوم ہو
بے کیے اس کام کا انجام کیا معلوم ہو

مین گیا جب عشق کے دشت امید بیم کو
سرو قد قیس حزین اوٹھا مری تعظیم کو

دل آبلہ نہ رہے جان بیقرار نہو
محال ہے کہ غم عشق مین فشار نہو

شب فرقت کی مصیبت سے بچایا مجکو
وصل کا روز مقدر نے دکھایا مجکو

یہی سر جوٹ ہے صیاد گرفتارونکو
توڑ ڈالین قفس تنگ کی دیوارونکو

ردیف الہاء ہوز

یا خدا مفت نہون قتل ستمگار کے ہاتھ
کھوٹے دامون نہ مجھے بیچ خریدار کے ہاتھ

کچھ خوف نہ تھا مجمع مردم سے زیادہ
ڈر مجکو رہا اونکے توہم سے زیادہ

لاگ ہے اونکے خرام ناز کو محشر کے ساتھ
نعرہ ہاے قم باذنی ہین ہر ٹھوکر کے ساتھ

دکھلا رہے ہین حسن کی اپنے بہار ہاتھ
مہندی لگا کے دیکھ رہے ہین نگار ہاتھ

حال جفاے گردش ہفت آسمان نپوچھ
افسانہ فراق کو اے مہربان نہ پوچھ

ہر صاف دل کے واسطے ہے ہر دل آئینہ
دیکھے تو آئینہ سے مقابل ہے آئینہ

ردیف الیا

عالم کو تیغ ناز سے ویران کیے ہوئے
آیا وہ میر قتل کا سامان لیے ہوئے

ہمنامی بدنام کا الزام بہت ہے
کہنے کے لیے سعدی بدنام بہت ہے

سازش نہوئی فغان سے دل ناصبور کے
کہدے کوئی خبر لین اسرافیل صور کے

پیری مین نہین شرم تجھے مرد خدا ہے
نادم ہو گناہون سے یہ ہنگام حیا ہے

ہے عشق خاک اوڑنے سی صحرا کہین جسے
دل ہون کہ سیرگاہ تمنا کہین جسے

کیونکر شگفتگی ہو جو آئے بہار ہے
فرقت مین گلرخونکی یہ دل داغدار ہے

سراپا امتحان ضبط کا کیا خوب سامان ہے
بسان تیغ عریان پیکر سفاک عریان ہے

خدا کرے وہ بت ماہرو ادہر آئے
ہمارے نخل تمنا مین بہی ثمر آئے

انسان کی کیا بساط ہے یہ مشت خاک ہے
قدرت خدا کی ہی جو تو ایسے تپاک ہے

کسطرح نا آشنا سے آشنا ہو جائیے
جب بنے دم پر نہ کیونکر پہر خفا ہو جائیے

ادہر وہ گہر سے اپنے کہینچکر تیغ دودم نکلے
ادہر ہم بہی سپر انداختہ لینے قدم نکلے

زور جنون بڑہاتی ہے آمد بہار کی
رہتی نہین خبر بہی گریبان کے تار کی

خواب مین بہی کب خیال خواب آتا ہی مجہے
بخت خفتہ ہجر کی شب بہر جگاتا ہی مجہے

اوسکے گیسو کا تصور یہ ڈراتا ہے مجہے
دیکہکر رسی کو جیسے خوف آتا ہی مجہے

اونکے شکوے سنا کرے کوئے
اپنے منہہ سے نہ کچہہ کہے کوئے

طور پر کیا ہی جہان تاب التماع جلوہ ہے
چشم مینا چاہیے ارزان متاع جلوہ ہے

گریہ خوننابہ دل در قفائے خندہ ہے
خندہ گل جائے عبرت ہے کہ جائے خندہ ہی

زمان شیب مین بلبل و نہار نغمہ ہے
سنو کہ موسم دے مین بہار نغمہ ہے

ترے سلوک جو بیجا بہی ہون بجا کہیے
جفا جفا کی جگہہ پر وفا وفا کہیے

گیسو کو بناتی رہی لیلیٰ مرے آگے
کیا سانپ ہی اس کالے نے کیلا مرے آگے

کوئی نہ سمجھے جو اس عمر کو قیامت ہی
دعا ہی توبہ کہو جسکو وہ ندامت ہی

پوچھے جو کوئی وجہ سیہ پوشی حرم
کہیے کسی غریب کا یہ سوگوار ہے

در گزر کب آہ سے نالوں سے کب پرہیز ہے
عشق مین افتاد جو پڑ جائے شور انگیز ہے

یہ دور دورہ قانون و رسم آئین ہے
شغال غرہ و نخوت سے شیر قالین ہے

کس رات مرے راز کو افشا نہین کرتے
کس دن وہ مجھے بزم مین رسوا نہین کرتے

تمھارے نام مین تاثیر اسم اعظم ہے
مدد کرو مری آقا کہ وقت اب کم ہی

موجود نہو وہ شی نہین ہے
اثبات کمر کا ہی نہین ہے

دل نازک کہین پتہر نہو آہن نہو جائے
خدا کیواسطے بت دوست کا دشمن نہو جائے

نحیفی سے ترا بیمار ہجران عار بستر ہے
برابر خار کے عیسے نفس ہر تار بستر ہے

جوشش سودا اگر مائل بعریانی کرے
چاک دامن سے نمایان صد تن آسانی کرے

خط تقدیر منجم کو دکہائے نہ بنے
کہ مٹائے نہ مٹے اور بنائے نہ بنے

تو دور کوسون ہے ابہی منزل جانان مجھ سے
صورت ریگ روان گہر ہے گریزان مجھ سے

چاہنے کو میرے دیکہا چاہیے
یہ نہین تم چاہو تو پھر کیا چاہیئے

بیش نگاہ جلوۂ جانانہ چاہیے
اس چشم دل کو طور سا ویرانہ چاہیے

ہر کاہش جان ہجر مین ہے یاد کسو کی — باقی نہین اب قلب مین اک بوند لہو کے

کس ترک صفاہان تک خواہان رسائی ہے — سرمہ کا لگا دینا وہان چشم نمائے سے ہے

ہر ح گیسو نہ کیون آشفتہ بیانے مانگے — یہ وہ افعی ہے ڈسے جسکو نہ پانے مانگے

رنگ بدلیگا چرخ مینائے — ہوگی کوثر یہ بادہ پیمائے

بند رستے نامہ وپیغام کے — نامہ بر عنقا ہوے ہین کام کے

اونکے بوسہ تو لے لیے ہوتے — تاڑ لیتے جو ہے پیے ہوتے

معاملہ مین او نہین جای گفتگو کیا ہے — بتادے سحر ترے دل مین آرزو کیا ہے

خیر کر خیر بھلائی مین بھلا ہوتا ہے — یہ مثل سچ ہے برائی مین برا ہوتا ہے

رسم تک نامہ وپیغام کی جاری نہ سہے — تم نہین چاہتے گر اسکو تو یہ بھی نہ سہے

مفت خورونکو پلاتا ہے جو مال اچھا ہے — مہربان پیر مغان ہے تو کلال اچھا ہے

یاد آتا ہے جو تیرا تکیہ زانو سے مجھے — ہجر مین راحت نہین ملتی کسی پہلو مجھے

تمیز دوست دشمن جوش سودا مین مشکل ہے — نہ کہیو پھر کہ اپنے کام مین دیوانہ عاقل ہے

اے سحر آؤ ہوش مین یہ وقت ہوش ہے — اب دل مین کیا رہا جو یہ جوش وخروش ہے

ایسے بھی اتفاق زمانہ مین کم ہوئے — کس پر ہوے تھے اور جو ہم پر ستم ہوئے

بس کہ پیتیا نے اب ہمارے ہے — اوسنے زلف رسا سنوارے ہے

بیمار پڑا مین نہ مرے دیکھنے کو آئے — کیا سحر وہ اعجاز مسیحی کو بہی کہو آئے

پوچھتے کیا ہو ماجرا کیا ہے — مجھ مین ای بندۂ خدا کیا ہے

بچگئے تو زندگانی اور ہے — کیا ابہی کچھ ناگہانی اور ہے

واحسرتا کہ فصل جوانی گزر گئے — حظ شبینہ لذت خواب سحر گئے

حق تلف کرنیکی کوشش فرقۂ باطل مین ہے — ای مرے مشکلکشا یہ سحر کس مشکل مین ہے

باد نوروز گلستانکو سنوار آئی ہے — نغمہ ای بلبل سرمست بہار آئی ہے

مضطر کو حال پرسی مضطر ثواب ہے — آپ اپنے دلسے شب کو سوال و جواب ہے

حسن بیان سے حق فصاحت ادا کیئے — وہ بہی بغور میرا فسانہ سنا کیئے

ہم کسی فصل مین کچھ پشو نمار کہتے تھے — گل بہی شب ماتے تھے وہ تنگ قبا رکہتے تھے

بدنامیون کا خوف نہ پاس حیا مجھے — بیباکی نگاہ نے رسوا کیا مجھے

بزم مین آنے کی رخصت ہی سہی — خیر خلوت نہین جلوت ہے سہی

نہ سہی عشق عداوت ہے سہی — صاف کہدیجے کدورت ہی سہی

باغ عالم کی عجب آب و ہوا ناساز ہے — لحن داودی کی جا عفریت کے آواز ہے

سنبہل بیجان نہین دو چراغ کشتہ ہے — گلشن فانی مین یہ بو ز چراغ کشتہ ہے

ثبوت انبساط قلب بینیابی سے پیدا ہے — کشادہ دامن ہمت کہ آغوش تمنا ہے

آغوش تمنا سے نکلنے نہین دیتے / شب بھر انہین کروٹ بھی بدلنے نہین دیتے

شغل گریہ گر یہی ہے اور ہجر یار ہے / چار دیوار عناصر سیل سے مسمار ہے

کُھل کھیلنے مین دار فنا ہمیتال ہے / پیرہن مین مجھے جو بند نہین وہ جہنال ہے

کچھ خیر تو ہے کیا نہین وہ شوخ پاس ہے / ای سحر آج کیا ہے جو چہرہ اوداس ہے

صبح سے تا شام شغل اشکباری ہاے ہای / شام سے تا صبح ہے اختر شماری ہاے ہای

اوس دلربا کے ہجر مین ہونٹھون پہ جان ہے / تنگ ہے زمین سخت ہے دور آسمان ہے

ہماری یاد بہولے سے نہین ہے یاد آنے کی / تغافلہاے دانستہ کو خو ہے بہول جانیکی

کچھ پاس وضع پاس ملاقات چاہیے / آئے نہ فرق بات مین وہ بات چاہیے

بیٹہا ہے غیر اسکو مری جان اوٹہائیے / پہر بیسے در کے یہ سگ دربان اوٹہائیے

ہرگز نہ بار منت دونان اوٹہائیے / سر دوش سے گرے پہ نہ احسان اوٹہائیے

امکان تک شدائد حرمان اوٹہائیے / دل بیٹھ لے تو منت دربان اوٹہائیے

کیا ہوا عشق صنم سینہ کو ہے سل بہاری / مین سبک وضع نہین ہون جو کرون دل بہاری

کوئی محرم ہے تمہارا کوئی نامحرم ہے / اوس پہ طرہ ہے کہ ململ کی جگہ شبنم ہے

زبان خلق پہ ہے ابتو گفتگو تیرے / خدا کے ہاتھ ہے ای سحر آبرو تیرے

غیر کے آنیسے رہتی ہے پریشانی مجھے / کاش وہ دیدی ڈالین اپنے گھر کی دربانی مجھے

اوٹھ جاے ترے در سے بلا دار و گیر کی
ای بادشاہ حسن دعا ہے فقیر کی

نیند اوڑا دیتی ہے آشفتہ بیانی تیری
داستان شب ہجران ہے کہانی تیری

شوخ چشمی ہو چکی مشق جفا کم کیجیے
جہانتک تاک اچھی نہین رفتار محکم کیجیے

شعلہ بنتا ہے کبھی شکل شرر لیتا ہے
نالۂ دل مرا گردونکی خبر لیتا ہے

وہ کام کیجیے جس سے کہ نام ہوتا ہی
جو میری سنیئے تو بندہ غلام ہوتا ہی

بجای غازہ ہی پھر رخ چمن مٹی
بہار سے ہوئی عنبر پہ طعنہ زن مٹی

میان سے کیون تیغ ای ترک ستمگر کھینچیے
خم کیے ہون گردن تسلیم خنجر کھینچیے

بخت ہوتی تو ترے در پہ رسائی ہوتی
منت ہر کس و ناکس نہ اوٹھائی ہوتی

جان چھوٹی زیست سے ہم تن سلامت لیگئے
اونکی رحمت دیکھیے جو سوے تربت لیگئے

آتی نہین ہی صلح کی صورت نظر مجھے
میری خبر اوسے نہین ہے نہ اونکی خبر مجھے

مین پریشانی کہون اپنی تو پھر میرا گناہ
شوق سے رخسار پر گیسو پریشان کیجیے

فرقت جانا مین گلگشت چمن کیا چاہیے
اب مجھے عطر بہار یاسمن کیا چاہیے

گالونسے نور مہ کو نسبت نہین ہے کوئی
دنیا مین تیرے ثانی صورت نہین ہے کوئی

سفر مین سیر وہ دیکھی کہ گلگشت چمن بھولے
مگر ہی خار خار اسکا ہمین اہل وطن بھولے

اسکی امید ہمین قبلۂ حاجات نہ تھے
یون بھلایا ہمین گویا کہ ملاقات نہ تھے

شام کیا آئی کہ ہو نہو یہ مرے جان آئی
موت کا ہمیں بدلکر شب ہجران آئے

بن ترے ہر جا مقام ہو نظر آیا مجھے
وحشتستان یہ جہان ہر سو نظر آیا مجھے

یون ہوا مار دم مردود کا پیکر ٹکڑے
دیکھیئے عدل کو دونون ہین برابر ٹکڑے

اوسکی چوکھٹ پہ اگر میری رسائی ہوتے
سنگ اور سر کے کدورت مین صفائی ہوتے

دیدۂ تر ترسے ہین اوس شربت دیدار کے
جسکے دیکھے سے مرض جاتے ہین بیمار کے

ہے فکر راحت دل بیمار کے لیے
روتا ہون تیرے سایۂ دیوار کے لیے

پامال کرنیکو مجھے پہونچکے بہل سے چلے
چولی بدلکے جامہ سے باہر نکل چلے

ہوتے ہین وصل یار کے سامان نئے نئے
ہین خیریت سے قلب مین ارمان نئے نئے

گر تعدی تجھے ای عربدہ جو آتی ہے
آہ میری سر افلاک کو چھو آتی ہے

ابرو ہلا ہلاکے دل پامال کرتے
دونون ہلال اونکے مجھکو حلال کرتے

حجاب و شرم کے اقرار سے انکار بہتر ہے
تمہارا اس دوپٹے سے کہین دیوار بہتر ہے

شب ہجر کی ہے کون بلا کچھ نہ پوچھیئے
ان تلخکامیونکا مزا کچھ نہ پوچھیئے

ہم ہین کسیکی ایسی ادا پر مرے ہوئے
بازو پہ سر ہے ہاتھ سرہانے دہرے ہوئے

گزرے ہوئے زمانونکے قصے نہ چھیڑیے
کچھ فائدہ گڑے ہوئے مردے اوکھیڑیے

بتونکو بوسے کی توفیق ہے خدا نے دی
زکوٰۃ حسن حیادار یار سا نے دی

جھنکار سنکے کان سبھونکے کھڑے ہوئے
آفت ہمارے جانکو گانوں کے چھڑے ہوئے

عاشقو پھر جو ترے وار ہیں چلنے والے
سامنے سے ترے ہم بھی نہیں ٹلنے والے

شب وصال اگر آئی بھی تو کیا آئے
اکیلے آئے وہ کب ساتھ جب حیا آئی

بات بھی کرتا نہیں ہر چند ہم آغوش ہے
پیکر تصویر کی صورت وہ بت خاموش ہے

باغ ہی کیسا ہی مطرب سے چھپایا رہے
گدگداتا دل ہے پہلو میں کہ مشکل صبر ہے

تیرے دیوانہ سے پھر کیوں کوئی ہشیار الجھے
ٹکڑے ٹکڑے ہو گریباں کا اگر تار الجھے

خزاں کا کوچ ہوا آمد بہار ہوئے
زمین شعر طراوت سے سبزہ زار ہوئے

داغ ہی پر ہمیں صحبت احباب سے مجھے
دھوپ سے سخت سوا ہی تب مہتاب مجھے

غرۂ فکر نہ کچھ دعوی لسانی سے ہے
دلکے بہلانیکے خاطر یہ غزلخوانی ہے

دل دینے پر بھی وہ نہیں قائل کمال کے
کوئی کہانسے رکھدے کلیجہ نکال کے

دھوم ہر سمت بڑی حشر نمودار کی ہے
چال اک یہ بھی تری شوخی رفتار کی ہے

مژدۂ وصل پریرو کا جو سامان ہوئے
سہل ہے دلکا سنبھلنا مجھے آسان ہوئے

فراق یار کا قصہ بھی اک عجب فسانہ ہے
اجل کا سامنا سمجھو نہ پانی ہے نہ دانہ ہے

ہوشمیں خود رفتہ کو اسطرح لایا چاہیے
صندلی پوشاک کی خوشبو سنگھایا چاہیے

یہ خوف ہے قاتل کے خفا ہونیکی خو سے
فریاد نکلتی نہیں بسمل کے گلو سے

یاد کرتا رہے دلبر کہ فراموش کرے — ہوش میں لائے مجھے یار کہ بیہوش کرے

جو وقت قتل ہمیں سرمہ در گلو کرتے — لب خموش سے محشر میں گفتگو کرتے

ہم جو وا بند نقاب رخ جانان کرتے — چاند کو ابر کے پردے سے نمایان کرتے

دل نہ بچ سکے چشم کی ناوک نگہی سے — شیر انکو کیا صید غزال ختنی سے

جفائیں روز کی سامان مرگ ناگہا ہے — تمہارے ہاتھ سے اک دن ہماری جان جانی ہے

منھ کی کھائے جو سر کوچۂ جانان روکے — ہاں یاں جور کرون گر سگ دربان روکے

ریش ہے یہ شیخ صاحب یا دم طاؤس ہے — آپکا جبہ سراپا خرقۂ سالوس ہے

گمنام ہو جہان میں جو خواہش ہے نام کی — سن رکھ ہمہ زبان سے یہ ہے بات کام کی

دلکو لگا ہے حسرت دیدار یار سے — آنکھوں کو کام رہ گیا ہے انتظار سے

نگہ کی مردم آزاری جو اٹھی تھی وہ اب اٹھ گئی ہے — وہاں سرمہ کی گلکاری جو آگئی تھی وہ اب بہہ گئی ہے

تیری مسی کا ہے سودا تو تعلق پان سے — کام ہمکو نہیں کچھ لالہ و نافرمان سے

پنجتن سے ہے ولا حب علیؑ مشرب ہے — شش جہت اپنے میں اثنا عشری مذہب ہے

حسن یوسفؑ کا ہے جانم کی بخشا دی ہے — لازوال اسکو سمجھ لیجیے وہ دولت دی ہے

کیا کیا بناؤ زلف شکن در شکن میں ہے — کیا کیا ادا نکلتی تری بانکپن میں ہے

کچھ اور نہیں مجکو اچنبھا ہے تو یہ ہے — چھپتے نہیں اغیار سے پردا ہے تو یہ ہے

واقف ہوا سوال نہ میرا جواب سے
شرم آگئی مجھے تو تمہارے حجاب سے

خوف ادبار کرین کہد و خوش اقبالون سے
رہنے دین اوسکے فقیرونکو پھٹے حالونسے

شب وصل اونکی کٹھوریکی ستارے توڑے
فی المثل گنبد افلاک کے تاری توڑے

آہین مین بھر رہا ہون وہ بشاش و شاد ہی
خالی نہین ہی لطف سے یاد مراد ہے

اتنی ہر ملت و مذہب مین بیان ہوتا ہی
دیکھیے آپ یہ کچھ اور گمان ہوتا ہے

زاہد کو امر خیر مین شرم و حجاب ہے
حورونسے اختلاط تو کار ثواب ہے

چین آتا نہین اس دلکو کسی پہلو سے
اونکا زانو نہوا تکیہ مرے زانو سے

سرو رسوا ہے چمن فاختہ کی کوکو سے
کبھی لگتی نہین قمری کی زبان تالو سے

ہمکو نفرت ہوئے عناب و عنب کے بوسے
لب شیرین مین لب شوق ہمنے چوسے

مہمان اسمین خیال جلوہ جانانہ ہے
دل سے بہتر اور بہی دنیا مین خلوتخانہ ہے

ہر دم یہی دعا ہے غفور الرحیم سے
تازہ رہے دماغ اوسی گل کی تبسم سے

لازم ہی دلکو خوف عذاب الیم سے
عرش خدا لرزتا ہے آہ یتیم سے

لگا کلنک کا ٹیکا سیاہکاری سے
عجوز دہر تو بڑ ہکر ہوئی کنواری سے

ملک ہو زیر نگین خلق کا سلطان ہو جاے
جسکو دیڈالو انگوٹھی وہ سلیمان ہو جاے

دیر اب ذبح مین اے ترک ستمگر کیون ہے
سر بکف مین ہون کمر مین ترے خنجر کیون ہے

یہ غفلت ہند اجانو کسی سفاک دورانکی
رضامندی خبر سمجھو تبسمہاے پنہان کی

نہین نہین مین بہلا معنے کرم کیا ہے
یہ ضد نہین تو کہو مقصد ستم کیا ہے

خضر بنکر منزل مقصد پہ ہونچاوے مجھے
راستہ ایوان عالی کا جو بتلاوے مجھے

روان ہین اشک حسرت خستہ تن کی آزمایش ہے
تری محفل مین شمع انجمن کی آزمایش ہے

خط کے سرنامہ پہ وہ لکھتے ہین صاحب اب مجھے
اسکے معنے صاف ہین ثابت ہوا مطلب مجھے

پاس رسوائی مجھے نے ننگ عریانی ہے مجھے
روح کی آسودگی شوق تن آسانی مجھے

جو دسترس نہین ملتا جگر ہے کیا کہیے
نہال قد مین کسیکے ثمر ہے کیا کہیے

جانے پہ ہے چمن سے دن آئے ہین خار کے
تلوے کھجا رہے ہین نسیم بہار کے

فراق یار نے اب یہ نئی صورت نکالی ہے
بھرا جو السما آہون سے میرا قلب خالی ہے

اعجاز نمائی جو دل یار مین آئے
کیا بات ہے دیوار جو گفتار مین آئے

گھر سے جو اوٹھے کوچۂ دلدار مین آئے
صحرا سے جو گھبرائے تو گلزار مین آئے

مزہ تھا قیس کو لیلے کی جتبک سار بانی کے
ملی فرہاد کو شیرین سے لذت زندگانی کے

ہمت رہ معبود مین ہارا نہین کرتے
اونکا احسان گوارا نہین کرتے

کچھ نفع کی امید بھی ہے بے ادبون سے
پوچھے یہ کوئی جا کے خوشامد طلبون سے

روان ہے چشم سے خون اور گویا موج خون وہ ہے
یہ روز ہجر کیسا روز نحس و زبون وہ ہے

نگاہ دوربین کامل ہوئی نظارہ بازی سے   ملا رتبہ مجھے عشق حقیقی کا مجازی سے
حضرت سحر آپ کیا پھر دلکو بہلانے لگے   روز مرہ اوسطرف آنے لگے جانے لگے
انفعال ایسا ہوا کچھ عذر فرمانے لگے   مجکو روتا دیکھکر وہ آپ شرمانے لگے

مست غربت مین کوئی کوئی وطن مین مست ہے
زندہ پیراہن مین تو مردہ کفن مین مست ہے

بازاریون کا حسن نہ زنہار دیکھئے   سودا جو ہو تو چوک کا بازار دیکھئے
برابر موت کے ہے زندگانی   قدم رنجہ کرو تو مہربانی
مرگیا کوئی ہوا کوچۂ جانان خالی   کوئی بلبل نہ کیا جسنے گلستان خالی
بری نار جہنم سے سلمانونکی بستی ہے   جہان آتش پرستی ہے وہان آتش پرستی ہے
جو مذہب بت پرستی ہے تو مشرب مے پرستی ہے   خرابات مغان بہی نا مسلمانونکی بستی ہے
اہل دل وہ تھا جسے جان سے بیزاری تھے   وہی اچھے تھے جنہین عشق کی بیماری تھی
عکس گیسو جب نظر آیا پریشان ہو گئے   آئینہ کو دیکھکر وہ آپ حیران ہو گئے
التجا ہی سوا اسکے نہین سرکار سے   بوسہ دیدالو ہمین اس پھول سے رخسار سے
عیش باغ او ثواب سیر کی تحصیل ہے   حوض کوثر کے برابر صاف موتی جہیل ہے
ہم آخر ہین وفا وعدہ مین وہان آج ہی کل ہے   ہنوز اوس ہمرو کے نگہ مین روز اول ہے

عقل کہتی ہے کہ گلگشت گلستان کیجے
ہے تقاضای جنون سیر بیابان کیجے

کیا مفت مین بربادو صرا مال ہوا ہے
دل تہا جو تری چال سے پامال ہوا ہے

جمع ہین شوق اونمین مژگان بت بے پیر کے
عاشقونکے دل نہین گویا ہین ترکش تیر کے

رہنے والونسے نہین رہتی ہے منزل خالی
اشک بہر آتے ہین آنکھونمین جو ہو دل خالی

اہل دنیا ہی نہ باقی ہین نہ دنیا باقی
ایک باقی ہی فقط ذات تری یا باقی

سب جہوٹھ اور اداے شعرانے خبر ایسی
کہنے کی ہین باتین دہن ایسا کمر ایسی

توسن کی پشت پر جو وہ بالا بلند ہے
کسدرجہ گرد راہ کا رتبا بلند ہے

الفت کا بعد مرگ یقین ہے اثر کہلے
جب ساتھ ہو جنازۂ عاشق کے سر کہلے

اکدن حلال خون عدو لاکلام ہے
یہ جان لین حضور کہ غصہ حرام ہے

جسطرف جاتا ہون آنکھونمین ادا پہرتی ہے
پیچہے پیچہے ترے عاشق کے قضا پہرتی ہے

بس امید مغفرت سے مونہ نہ موڑا چاہیے
اوسکی رحمت ہے بہت کچہ صبر تہوڑا چاہیے

ضعف سے شام کو اوٹہے تو سحر تک پہونچے
سو جگہ بیٹہ کے ہم یار کے در تک پہونچے

پوچہ کیون لیتے نہین خود جاکے سارے شہر سے
اب جہینون ہم نہین واقف تمہارے شہر سے

رتبہ کیا شہر خموشان کو ہمارے شہر سے
بیٹھے ہین چپ چاپ صحرا مین کنارے شہر سے

ہم جو وا بند نقاب رخ جانان کرتے
چاند کو ابر کے پردے سے نمایان کرتے

جفائین روز کی سامان مرگ ناگہانی ہے — تمہاری ہاتھ سی اکدن ہماری جان جانی ہے
کہن مشقی کے باعث شعر مین رنگین بیانی ہے — خدا کی شان ہے یہ بھی کہ پیری مین جوانی ہے
ہالۂ ماہ ہے شرمندہ ترے بالون سے — در نیسان ہین خجل موتیونکے جہالون سے
آرام سے گزرے جو یہ تکلیف اوٹھائے — ہشیار ہے جو آپکو دیوانہ بنائے
آرزو ہے بوسہ ہی اس گوری گوری گال سے — جائزہ ہمکو ملے سرکار بیت المال سے
کچھ خبر لے بے خبر ہے رہرو ونکے حال سے — سیکڑون دل ہوتے ہین پامال تیری چال سے
جوانی خواب سمجھو صرف مضمون خیالی ہے — جوانون ایکدن پیری کی آفت آنیوالی ہے

تمام شد

قطعۂ تاریخ طبع مطالع سحر

الٰہی قیام کلام حبیب — ہو قطب شمالی جنوبی کے ساتھ
لکھا کلک کاتب نے یہ سال طبع — چھپے یہ مطالع بھی خوبی کے ساتھ

سنہ ۱۳۱۶ھ

هو الغنی الکریم

ای سحر کلک طبع و حبیب سخنوران
نازان است فن نظم به ذهن رسای تو
عمرت دراز باد و دعای تحمل است
دشمن همیشه خاک بود زیر پای تو

کتبه الفقیر محمد میرزا

PK
2198
H23M3